عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

اپریل 2004ء
صفر الخیر ۱۴۲۵ھ

سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

دو قومی نظریہ اور قادیانی جماعت

ووٹر فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

فتنہ قادیانیت کا استیصال اور حضرت علامہ کشمیریؒ

قادیانی قیادت سے چند سلگتے سوالات

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lolaak.clickhere2.net

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 2 ☆ جلد 8 / 39

بانی، مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

زیر سرپرستی
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر رانا محمد طفیل جاوید

منیجر قاری محمد حفیظ اللہ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہؒ

حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان
فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

دوقومی نظریہ اور قادیانی جماعت	صاحبزادہ طارق محمود	3
سانحہ کوئٹہ	صاحبزادہ طارق محمود	6

مقالات ومضامین

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	مولانا محمد اقبال رنگونی	8
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	11
تعارف کتاب تحریف بائبل	ادارہ	15

ردقادیانیت

تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	17
فتنہ قادیانیت کا استیصال اور حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ	مولانا قاضی احسان احمد	24
دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ	29
قادیانی مردہ	ادارہ	33
قادیانی قیادت سے چند سلگتے سوالات	محمد متین خالد	36
ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	39
قادیانی جنازہ	ادارہ	45

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	48
قافلہ آخرت	ادارہ	51
تبصرہ کتب	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

دوقومی نظریہ....اور قادیانی جماعت!!!

مسلم لیگی خاندان کے چشم وچراغ' مادرملت فاطمہ جناح کے باڈی گارڈ اور پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے ایک بھارتی میگزین ہفت روزہ ''فرنٹ لائن'' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ دوقومی نظریہ پچاس برس پہلے کی بات تھی۔ وہ اب ایک قومی نظریہ بن چکا ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ قیام امن اور باہمی تنازعات کے حل کے لئے دونوں ملکوں کو اپنے اپنے موقف کی قربانی دینا ہوگی۔ ادھر بھارت کے نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان اپنی اپنی خودمختاری کے اندر رہ کر کنفیڈریشن بنالیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ مملکتیں بننے کے باوجود ان کے مسائل حل نہیں ہوئے۔

پاکستان کے وزیراعظم اور بھارت کے نائب وزیراعظم دونوں کے بیانات میں ایک ہی بات قدر مشترک ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ میر ظفر اللہ خان جمالی نے جو بات دبے لفظوں میں کہی ہے۔ ایل کے ایڈوانی نے وہ بات ببانگ دہل کہہ ڈالی ہے۔ ہمارے وزیراعظم واقعتاً مسلمان واقع ہوئے ہیں۔ وہ دل کی بات چھپا نہیں سکتے۔ چند ماہ پہلے سارک کانفرنس کے انعقاد کے قریب پاک بھارت سرحد کھولنے' آزاد تجارت اور سنگل کرنسی کے حوالے سے جب اخباری نمائندوں نے وزیراعظم جمالی صاحب سے سوال کیا تو انہوں نے بے ساختہ فرمایا یہ سب باتیں قبل از وقت ہیں۔ گویا انہوں نے مستقبل قریب کے معاملات سے انکار نہیں کیا تھا۔ البتہ انہیں قبل از وقت قرار دے کر حقیقت حال کا بھانڈہ پھوڑ دیا۔ اب کی بار بھی انہوں نے دوقومی نظریہ کو ایک قومی نظریہ قرار دے کر در پردہ بھارت کے نائب وزیراعظم کی تجویز کی تائید کردی ہے۔

حکمران طبقہ امریکہ کو خوش کرنے کے ساتھ ساتھ بھارت کو راضی کرنے کی پالیسی پر بھی گامزن ہے۔ پاک بھارت مذاکرات شروع ہونے سے قبل بھارت اپنے مخصوص اہداف حاصل کرچکا ہے۔ جہادی کیمپوں کا خاتمہ' جہاد آزادی کو دہشت گردی تسلیم کروانا' دراندازی کا سدباب' مجاہدین کا مقبوضہ وادی میں چن چن کر مارا جانا' بلاشبہ بھارتی فتح مندی کے سلسلے ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن شہدائے کشمیر کو شہید کہنے سے گریزاں ہے۔ حقائق چغلی کھاتے ہیں کہ ہم بھارتی بالادستی کو ذہنی طور پر قبول کئے بیٹھے ہیں۔ ورنہ بھارتی رہنماؤں کو بار بار پاک بھارت کنفیڈریشن کی تجویز کی جرأت نہ ہوتی۔ بھارت کے سیاسی' صحافتی' ادبی' وفود کے علاوہ بھارتی اداکاروں' گلوکاروں' کھلاڑیوں کے جس قدر جھتے پاکستان آرہے ہیں پاکستانی قوم کی ذہن سازی کے طور پر پاک بھارت

کنفیڈریشن کی خوشنما تجویز تواتر کے ساتھ دہرائی جارہی ہے۔

پاکستان میں آنے والے بھارتی طائفے اکھنڈ بھارت نظریہ کے فروغ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مستقل سرحدوں کو عارضی لکیریں کہا جارہا ہے۔ شیروشکر ہونے کی باتیں کی جارہی ہیں۔ حد یہ کہ اب تو بلڈ گروپ کے ایک ہونے کے دعوے بھی ہورہے ہیں۔ حال ہی میں ورلڈ بلائینڈ کرکٹ کونسل کے چیئرمین نے پاکستان میں آکر یہ تجویز دی ہے کہ سپر طاقت بننے کے لئے بھارت' پاکستان اور بنگلہ دیش کو آئندہ دس سالوں کے لئے ایک فیڈریشن بن جانا چاہئے۔ پاکستان میں منعقد ہونے والی گزشتہ سارک کانفرنس کے انعقاد سے بھارتی عزائم پوشیدہ نہیں رہے۔ سارک تنظیم کے قیام کا پس منظر بھی اب سمجھ میں آنے لگا ہے۔ سارک میں شامل سات ایشیائی ممالک کی یونین سازی کا واضح مقصد علاقے میں بھارتی چودھراہٹ کا قیام ہے۔ اندرون و بیرون ملک اکھنڈ بھارت تحریک کو بعض این جی اوز نام نہاد تنظیموں کے ذریعے پروان چڑھایا جارہا ہے۔

اکھنڈ بھارت کا قیام قادیانی جماعت کا الہامی عقیدہ ہے۔ اپنے عقیدے کو سچ ثابت کرنے کے لئے قادیانی گروہ کی سازشوں' ریشہ دوانیوں کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اکھنڈ بھارت کا قیام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک پاکستان کی وحدت' مرکزیت برقرار ہے۔ اس کا دفاع مضبوط ہے۔ اکھنڈ بھارت کے قیام کی راہ میں ایک مستحکم پاکستان یقیناً رکاوٹ ہے۔ پاکستان ایک قلعہ ہے تو قادیانی کس طرح اس کی بنیادوں میں شگاف ڈال رہے ہیں۔ اس کا اندازہ قادیانی گروہ کی پس پردہ سرگرمیوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ امریکی وزیرخارجہ کولن پاؤل کا حالیہ چونکا دینے والا بیان پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ پاکستانی سائنس دانوں کی سرگرمیوں سے متعلق معلومات انہیں پاکستان میں موجود ان کے قابل اعتماد گروہ نے بہم پہنچائیں۔ یہ وہی گروہ ہے جس کے بارے میں امریکی صدر نکسن نے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو تاکید کی تھی کہ پاکستان میں قادیانی ہمارا (Seet) ہیں۔ ان کا تحفظ کیا جائے اور خیال رکھا جائے۔ یہ پاکستانی وزیراعظم بھٹو کا پہلا امریکی دورہ تھا۔ پاکستان کے دوراولین کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے 1953ء میں مجلس عمل کے رہنماؤں سے کہا تھا کہ اگر حکومت قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے تو امریکہ پاکستان کو گندم کا ایک دانہ نہیں دے گا۔ یہی قادیانی گروہ پاکستان کی سالمیت اور دفاع کو کمزور کرکے اکھنڈ بھارت کے قیام کی راہیں ہموار کررہا ہے۔ جغرافیائی لکیروں کو ختم کرکے باہم شیروشکر ہونے کا درس دینے والی نام نہاد تنظیموں کے پیچھے بھی قادیانی جماعت کا ہاتھ کارفرما ہے۔

قادیانی جماعت نے آج تک پاکستان کو دلی طور پر تسلیم نہیں کیا۔ اگر قادیانی پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں تو نہ صرف ان کے عقیدے کی نفی ہوتی ہے۔ بلکہ قادیانی مذہبی پیشواؤں کی پیشین گوئیاں بھی غلط ثابت ہوتی ہیں۔ قادیانی جماعت اور اس کے رہنماؤں کی بھرپور مخالفت کے باوجود پاکستان جب زندہ حقیقت بن کر دنیا کے نقشہ پر ابھر آیا تو جماعت کے سربراہ نے جو کچھ کہا اسے تاریخ سے محو نہیں کیا جاسکتا۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ قیام

پاکستان سے قبل ہی قادیانی جماعت کے رہنماؤں نے اکھنڈ بھارت نظریہ کا پرچار شروع کردیا تھا۔

’’میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ کرنا پڑے۔ یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔‘‘ (الفضل قادیان 17 مئی 1947ء)

قادیانی جماعت کے آنجہانی سربراہ مرزا بشیر الدین نے قیام پاکستان سے قبل اکھنڈ بھارت نظریہ کو الہامی اور رویائی سند فراہم کی۔ اس حوالہ کے بعد کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

’’بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر وشکر ہو کر رہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947ء)

قیام پاکستان کے بعد سے آج تک قادیانی گروہ اکھنڈ بھارت کے عقیدہ اور نظریہ پر نہ صرف قائم ہے بلکہ اس کو عملی شکل میں دیکھنے کے لئے سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف کار رہا ہے۔ ہم یہ بات عصبیت یا انا کی بنیاد پر نہیں بلکہ دلائل اور حقائق کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت کو عملی جامہ پہنانا قادیانی رہنماؤں کی اولین ترجیح ہے۔ جب برصغیر پاک وہند کی تقسیم ناگزیر ہو گئی تو اس وقت باونڈری کمیشن میں منافقانہ کردار ادا کر کے قادیانی رہنماؤں نے اکھنڈ بھارت منصوبہ کو بنیاد فراہم کی۔ قادیانی جماعت نے پاکستان کے جغرافیائی محل وقوع کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا بھیانک مظاہرہ کیا۔ باونڈری کمیشن میں قادیانی جماعت نے الگ میمورنڈم (محضر نامہ) پیش کر کے اپنے مرکز قادیان کو ’’ویٹکن سٹی‘‘ قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کی تمام تر تفصیلات حکومت کی شائع کردہ کتاب (Partition of Pungab) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ باونڈری کمیشن نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور ضلع کے اہم علاقے بھارت میں شامل کرادیئے۔ کشمیر کو پاکستان سے کاٹ دینے کی قادیانی سازش درحقیقت اکھنڈ بھارت منصوبے کی پہلی کڑی تھی۔

حقائق کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ قادیانی جماعت کے سابق سربراہ مرزا بشیر الدین کی قبر پر وصیت نامہ کی صورت میں لگا رہنے والا کتبہ اکھنڈ بھارت منصوبہ کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ جب اس کتبہ کی تصاویر اخبارات میں شائع ہوئیں تو قادیانی جماعت نے اس کتبہ کو اتار لیا تھا۔ وصیت نامہ تھا:

’’جب حالات سازگار ہو جائیں تو میری میت کو یہاں سے نکال کر بہشتی قبرستان قادیان (بھارت) میں منتقل کردیا جائے۔‘‘

یہ بات اہل وطن کے لئے یقیناً حیرانی کا باعث ہوگی کہ قادیانی اپنے ہیڈکوارٹر چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں مردے امانتاً دفن کرتے ہیں۔ قادیانیوں کا آبائی روحانی مرکز قادیان جسے وہ مکہ ومدینہ سے افضل قرار دیتے ہیں بھارت میں واقع ہے۔ اسی باعث تو وہ بھارت کی مٹی کو سرزمین وطن سے زیادہ ترجیح دیتے ہوئے وہاں دفن ہونے میں سعادت مندی سمجھتے ہیں۔ قادیان کی روحانی کشش اور عقیدت اکھنڈ بھارت کے عقیدے کا حقیقی

باعث ہے۔ پاکستان کو دولخت کرنے میں قادیانی جماعت کے کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

1965ء کی پاک بھارت جنگ اور 1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی اکھنڈ بھارت منصوبے کی ایک گہری سازش تھی۔ وطن کے ایٹمی پروگرام کو عدم استحکام کا شکار کرنے میں قادیانی جماعت ایک طویل مدت سے سرگرم عمل ہے۔ شروع دن سے قادیانی لابی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کردار کشی اور انہیں ناکام کرنے کے درپے رہی ہے۔ جب تک پاکستان کا ایٹمی پروگرام برقرار ہے اس وقت تک اکھنڈ بھارت یا کنفیڈریشن کے نظریہ کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

وزیراعظم ہاؤس کے ترجمان کے حوالے سے کی جانے والی تردید ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے۔ جغرافیہ تبدیل ہوسکتا ہے نظریہ تبدیل نہیں ہوتا۔ پاکستان کا حکمران طبقہ امریکی خوشنودی کے حصول میں اس قدر آگے جاچکا ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کی قربانی پر بھی آمادہ نظر آتا ہے۔ دوقومی نظریہ ہماری پہچان ہے اور اسی نظریاتی اساس کے ذریعہ ہم اپنا وجود برقرار رکھ سکتے ہیں۔ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے ساتھ ساتھ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ ہمیں نظریاتی سرحدوں پر شب خون مارنے والے دشمنوں سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

سانحہ کوئٹہ

حکومت نے عاشورہ محرم الحرام کے دوران ملک بھر میں امن وامان کے قیام کے حوالے سے ہر ممکن اقدامات کئے۔ پنجاب کے بعض حساس شہروں جھنگ اور فیصل آباد میں ذوالجناح کے ماتمی جلوسوں کی حفاظت کے لئے فول پروف انتظامات کئے گئے تھے۔ پنجاب کے ایک قصبے پھالیہ کے علاوہ صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں خاص طور پر دہشت گردی اور فسادات کے دلخراش اور افسوس ناک واقعات رونما ہوئے۔ آخری اطلاعات کے مطابق 36 افراد جاں بحق ہوچکے ہیں۔ جبکہ 150 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ذوالجناح کے جلوس پر خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کے نتیجہ میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے 8 قانون کے محافظ بھی جاں گنوا بیٹھے۔ کوئٹہ کی دہشت گردی کا سانحہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ دہشت گرد کس قدر منظم تھے کہ حکومت کے وسیع تر اقدامات کے باوجود حکومتی ایجنسیوں کو کانوں کان خبر نہ ہوسکی۔ قابل تشویش بات یہ کہ فائرنگ کرنے والے دہشت گرد جلوس میں شامل تھے۔ دوران جلوس انہوں نے کام کردکھایا۔ اس طرح صوبائی حکومت کے تمام اقدامات دھرے کے دھرے رہ گئے اور حکومتی دعوؤں کے غبارے سے بھی ہوا نکل گئی۔ تفصیلات کے مطابق گولیاں برسانے والے پانچ ملزمان کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ خدا کرے کہ دہشت گردوں سے اصل حقائق معلوم ہوسکیں کہ انہیں کس طاقت نے دہشت گردی کرنے پر آمادہ کیا؟۔ اوران کے مقاصد کیا تھے؟۔ عاشورہ محرم پر حالیہ دہشت گردی کا واقعہ اس لحاظ سے بھی افسوسناک ہے کہ ملک بھر میں شیعہ سنی کشیدگی میں کافی حد تک کمی آچکی تھی اور گزشتہ کئی برس کی

مذہبی دہشت گردی بھی رک چکی تھی۔ خدا نہ کرے کہ کوئٹہ کا حالیہ واقعہ مذہبی دہشت گردی کے دوسرے راؤنڈ کی ابتداء ہو۔ پاکستان اندرونی وبیرونی سازشوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ بیرونی قوتیں پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کر کے اس کی وحدت‘سالمیت اور دفاع کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔

اس دفعہ عاشورہ محرم الحرام کے موقع پر عراق میں کربلا اور بغداد کے عزاداروں پر بم برسا کر دہشت گردی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس طرح محرم الحرام کی تقریباب کو سوانگ بنایا گیا۔ امریکہ نے ان واقعات کی مذمت کرتے ہوئے ایک طرف تو عراقی مسلمانوں کی ہمدریاں حاصل کرنے کی کوشش کی ہے تو دوسری طرف القاعدہ کو ان واقعات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ میڈیا کے ذریعہ القاعدہ نے وضاحت کی ہے کہ:’’القاعدہ‘ بغداد کربلا کے دہشت کے واقعات میں قطعاً ملوث نہیں ہے۔ بلکہ ان کا نیٹ ورک اس سپر طاقت کے خلاف ہے جو شیعہ سنی مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنے مخصوص مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔‘‘ بلوچستان کے اہم شہر کوئٹہ میں افسوس ناک سانحہ پر محب وطن شہریوں کی تشویش فطری امر ہے۔ یہ سانحہ اس صوبہ میں واقع ہوا ہے جس کی سرحدیں ایران سے ملتی ہیں۔ بعض طاقتیں ایران کے اندر تبدیلی لانے کے لئے پس پردہ منصوبہ بندی پر عمل پیرا ہیں۔ ایسے واقعات ایران اور پاکستان کے برادرانہ تعلقات کو متاثر کرنے کی سازش بھی ہو سکتے ہیں۔ کوئٹہ کا حالیہ واقعہ اپنے پیچھے بہت سے سوال چھوڑ گیا ہے کہ حکومتی ایجنسیاں‘ ادارے اور قیام امن کے حوالے سے سرگرم عمل شخصیات اور حکومت کے اٹھنے والے اخراجات کے بعد ایسے دلخراش واقعات کیونکر رونما ہو سکتے ہیں؟۔

جنتیوں کی شان

حضرت مقدومؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنتی تیس سالہ جوان ہوں گے۔ ان کا قد کاٹھ سیدنا آدم علیہ السلام‘ ان کی صورتیں سیدنا یوسف علیہ السلام‘ ان کے قلوب سیدنا ایوب علیہ السلام جیسے ہوں گے۔ (الترغیب والترھیب للمنذری ج٤ ص٤٠١ حدیث ٥٤٤٧)

دوسری حدیث میں ہے کہ جنتیوں کی آنکھیں سرمہ لگی ہوں گی۔ ان کی زبانوں میں محمد عربی ﷺ کی زبان مبارک کی تاثیر ہوگی۔ ان کے لباس بوسیدہ نہ ہوں گے۔ ان کی جوانی فنا نہ ہوگی۔

بنی اسرائیل کا مسخ

کیا عجب ہے کہ بنی اسرائیل کی اس جماعت پر خدائے تعالیٰ کا عذاب اس طرح نازل ہوا کہ ایک جانب تو ان کے قلوب مسخ ہو کر قلوب انسانی کے خواص سے محروم کر دیئے گئے۔ اور دوسری جانب ان کے جسم بدترین جذام کے ذریعہ اس درجہ خراب کر دیئے گئے کہ وہ بندر اور خنزیر کی شکل میں تبدیل نظر آنے لگے۔ کونوا قردۃ خاسئین!

اور غالباً یہی وجہ ہے کہ صحیح احادیث میں یہ آتا ہے کہ جو قومیں حیوانات کی شکل میں مسخ ہوئی ہیں۔ وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہیں۔ یعنی مسخ کا عذاب ان کے اندر وظاہر کو اس درجہ فاسد اور گندہ کر دیتا ہے کہ وہ پھر جانبر نہیں ہو سکتیں اور جلد ہی موت کی آغوش میں چلی جاتی ہیں۔ (قصص القرآن)

قسط نمبر 1

مولانا محمد اقبال رنگونی

سید المسلمین حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۰ اما بعد!

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت صحابی رسول ہیں اور آپ خاتم النبیین کے ان سعادت منداصحاب میں سے ہیں جنہیں لسان نبوت سے اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی جاچکی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مکہ مکرمہ کے زہری خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کی ولادت واقعہ فیل کے تقریباً دس سال بعد ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے جب اسلام کی عام دعوت دی تو آپ نے بھی اسے سنا اور حضرت صدیق اکبرؓ سے اس کے متعلق گفتگو کرتے رہے جس سے آپ کے دل میں اسلام کی صداقت واضح ہوگئی۔ پھر آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں آئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب حضور ﷺ دارارقم میں پناہ گزیں نہ ہوئے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ان چند بزرگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اسلام کے ابتدائی دور میں ہی حق قبول کرلیا تھا۔ (طبقات ج۳ص۹۲)

آپ آٹھویں مسلمان تھے اور پانچویں وہ شخص تھے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ پر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔

آپ کا نام عبدعمرو تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ (مستدرک ج۳ص۳۰۶)

آپ کے گھر والے بتاتے ہیں کہ آپ نے دور جاہلیت میں بھی شراب کو اپنے قریب بھٹکنے نہ دیا تھا۔ ''کان عبدالرحمن حرم الخمر فی الجاهلية ۰ الاصابه ج۲ ص۴۱۷ تهذیب التهذیب ج۶ص۲۴۶''

قبول اسلام پر آپ کو بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح کفار کی ایذا رسانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے جب ہجرت کا حکم فرمایا تو آپ پہلے حبشہ کی طرف نکل پڑے پھر بعد میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ (ابن سعد) آپ اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ (الاستیعاب ج۲ ص۳۹۳ مع الاصابه)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ معرکہ بدر اور اس کے بعد دوسرے معرکوں میں پورے جوش وخروش کے ساتھ شریک رہے۔ مدینہ پہنچنے پر آنحضرت ﷺ نے انہیں حضرت سعد بن الربیع انصاریؓ کے ساتھ رشتہ اخوت میں باندھ دیا۔ وہ بہت مالدار تھے اور ان کی دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے اپنا نصف مال آپ کو دینا چاہا اور کہا کہ اگر آپ کہیں تو میں ایک بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ عدت کے بعد تم اس سے نکاح کرلینا۔ آپ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور معذرت کردی اور کہا کہ مجھے بازار کا راستہ دکھادیجئے۔ چنانچہ پھر آپ نے تجارت شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت برکت عطا کی۔ پھر

آپ نے وہیں ایک انصاری خاتون سے شادی فرمائی۔ اور جب اس کی خبر آپ ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو۔ اگر چہ ایک آدھ بکری ہی سہی۔ (صحیح بخاری ج۱ص۵۳۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اللہ تعالیٰ نے بہت خوبیوں سے نوازا تھا۔ خوف خدا، محبت رسول، انفاق فی سبیل اللہ اور زہد و تقویٰ خدمت خلق آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ جب کبھی اچھا کھانا سامنے آجاتا تو آپ اسلام کے ابتدائی دور کو یاد کر کے رو پڑتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے فقر و فاقہ کا منظر ان کے سامنے آجاتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ روزہ سے تھے۔ شام کے وقت ان کے سامنے کھانا لایا گیا تو آپ کو پرانے ساتھی یاد آگئے۔ آپ نے کہا کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ جب شہید ہوئے تو اس وقت ان کو کفن کے پورے کپڑے بھی میسر نہ تھے۔ اگر سر ڈھانکا جاتا تو پیر کھل جاتے تھے۔ اگر پیر ڈھانکے جاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ حالانکہ وہ مجھ سے کہیں زیادہ بہتر تھے۔ حضرت حمزہؓ جب شہید ہوئے تو ان کا بھی یہی حال تھا۔ حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے اور اب ہمیں بہت وسعت ملی ہے۔ ہمیں یہ ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں یہیں جلدی دے دیا جائے۔ پھر رونا شروع کر دیا اور اتنا روئے کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (صحیح بخاری ج۲ص۵۷۹، حلیہ ج۱ص۱۴۲)

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی" کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہمارے پاس بیٹھا کرتے تھے اور وہ بہت اچھے ساتھی تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ جس میں روٹی اور گوشت تھا لایا گیا تو آپ رونے لگے۔ ہم نے آپ سے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے گھر والوں نے کبھی جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ (ایضاً)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد جو شخص میری ازواج کی نگرانی اور محافظت کرے گا وہ نہایت نیکوکار اور صادق ہوگا: ''ان الذی یحافظ علیکن بعدی لھو صادق البار ۰ اصابه ج ٤ ص ١٧٧''

چنانچہ یہ سعادت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے نصیب میں آئی تھی۔ ازواج مطہراتؓ کی نگرانی اور ان کی محافظت اور سفر حج کے موقع پر ان کی نگہبانی آپ کے ذمہ ہوتی تھی اور آپ اسے نہایت حسن و خوبی اور عقیدت و عظمت سے سرانجام دیا کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ! عبدالرحمٰنؓ کو جنت کی سلسبیل سے سیراب فرما۔

''اللھم اسق عبدالرحمن بن عوف من سلسبیل الجنة'' (طبقات ج۳ص۹۸، حلیۃ الاولیاء ج۱ص۱۴۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آنحضرت ﷺ کے ہاں کس نظر سے دیکھے گئے اسے دیکھئے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ آسمان و زمین میں امین معروف ہیں۔ (اسد الغابہ ج۳ص۴۷۷)

حضرت علیؓ نے بھی اس کی شہادت دی ہے اور کہا کہ یہ بات حضور ﷺ نے فرمائی: ''انت امین فی اھل السماء وامین فی اھل الارض ۰'' (طبقات ج۳ص۹۹)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن زمین پر اللہ کے وکیل ہیں۔ (ریاض ج۲ص۳۰۴)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عبدالرحمن سادات مسلمانوں کے سردار ہیں: ’’عبدالرحمن بن عوف سید من سادات المسلمین ۰ ریاض ج۲ ص۳۰۶ / انه سید المسلمین وخیارهم ۰ درالسحابه ص۲۵۲ للشوکانی ‘‘ آنحضرت ﷺ نے آپ کو بشارت دی کہ آخرت میں میں ان کا ضامن ہوں گا۔’’ واما آخرتك فانا له ضامن ۰ ایضاً ص۳۰۶ ‘‘ آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ ان کے مال میں برکت عطا فرما اور قیامت کے دن ان کے حساب میں آسانی فرما۔ (ایضاً)

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تو میرا دنیا وآخرت میں محبوب ہے۔ (ایضاً ص۳۰۷) غزوہ احد کے موقع پر آپ نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے ساتھ اللہ کے فرشتے ہیں۔ (درالسحابہ ص۲۵۵)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ عبدالرحمن، اللہ اور اس کے رسول کے وکیل ہیں: ’’هو وکیل الله ووکیل رسوله ۰ ایضاً ص۳۱۲ ‘‘ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ابھی آئے ہیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ عبدالرحمن کو بھی سلام کہیے اور انہیں جنت کی بشارت سنا دیجئے۔ (ریاض ج۲ ص۳۰۵) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے کہ ابن عوفؓ سے کہیں کہ مہمانوں کی ضیافت کیا کریں اور مسکینوں کو کھلایا کریں اور مانگنے والوں کو دیا کریں۔ (ایضاً)

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اپنی امت کے کسی مرد صالح کے پیچھے نماز ادا نہ کر لے: ’’وقال النبی ﷺ حین صلی خلف عبدالرحمن بن عوف ماقبض نبی قط حتی یصلی خلف رجل صالح من امته ۰ طبقات ج۳ ص۹۵، ریاض ج۲ ص۳۰۳ ‘‘ یہ ایک عظیم منقبت ہے جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ (البدایہ ج۷ ص۳۲۴) حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے سوا کسی اور کو یہ شرف نہیں ملا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت جب آسمان سے اتریں گے تو پہلی نماز حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے پڑھیں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان امام الصلحاء کا شرف رکھتے ہیں۔

جب حضرت عمر فاروقؓ پر نماز کے دوران قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ گر پڑے۔ اس وقت آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو اپنی جگہ نماز کی امامت کے لئے آگے کر دیا تھا۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ہی آپ کو وہاں سے اٹھا کر گھر لائے تھے۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور فرمایا کہ اس طرح باندھا کرو۔ (ایضاً ص۹۷) دومة الجندل کی مہم پر خود آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا کہ نافرمانوں سے جہاد کرنا۔ دھوکہ سے دور رہنا۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو وہاں کے حاکم کی لڑکی سے شادی کر لینا۔ (الاستیعاب ج۲ ص۳۹۳) چنانچہ آپ کا کہا پورا ہوا۔ مسلمانوں کا قافلہ کامیاب وکامران ہو کر واپس لوٹا اور آپ نے حسب ارشاد نبوی وہاں شادی کر لی۔

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

سلطان شہاب الدین محمد غوری کے حالات

جہلم' گوجر خان' جی ٹی روڈ سے ہٹ کر سات آٹھ کلومیٹر بطرف شمال ایک گاؤں دھمیک ہے۔ وہاں پر ہمارے ملک عزیز کے نامور سائنس دان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ''سلطان محمد غوری'' کا مزار بنوایا ہے۔ عالیشان' دیدہ ذیب اور نفیس ذوق کا جادو تعمیر میں نظر آتا ہے۔ عرصہ ہوا گجر خان تبلیغی پروگرام میں شرکت کے لئے وہاں جانا ہوا۔ تو رفقاء اس مزار کو دکھانے کے لئے لے گئے۔ مسلمان مجاہدین کی عظمت رفتہ کے زندہ جاوید نقوش دیکھ کر اور ایک فاتح ہند سپہ سالار کی مزار پر حاضری سے دل میں ایک عجیب وغریب کیفیت پیدا ہوئی۔ صدیوں سے یہ قبریں مٹی کے چند ڈھیر تھے۔ جناب ڈاکٹر قدیر خان کی اسلاف سے نیازمندی نے کام کیا اور انہوں نے ان زمین بوس نشانات کو فلک بوس بنادیا۔ اہل زمانہ کی چال دیکھئے کہ آج اسی ڈاکٹر قدیر خان کو زندہ درگور کیا جارہا ہے۔ کیا ایسا ہوجائے گا؟۔ اس کا فیصلہ آنے والا وقت کرے گا۔ مزار پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب نے ایک عبارت کندہ کرائی ہے۔ جو اس وقت ایک دوست سے نقل کرائی تھی۔ پیش خدمت ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

محمد معزالدین ابن سام جو نوجوانی میں ''شہاب الدین'' کہلاتے تھے اور بعد میں ''سلطان محمد غوریؒ'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ غور' افغانستان سے ہندوستان آئے۔ انہوں نے ۱۵۰/ ہندوستانی راجاؤں کی اجتماعی فوج کو جس میں کھنڈے راؤ' گوند رائے اور دوسرے کئی راجپوت حکمران شامل تھے۔ اور جس کا سربراہ دہلی اور اجمیر کا راجہ رائے پتھورا المعروف پرتھوی راج چوہان تھا۔ بڑی دلیری سے للکارا۔ یہ لڑائی ۵۸۸ ہجری/۱۱۹۲ء/ میں دہلی کے شمال میں پانی پت کے قریب تھانیسر کے میدان میں لڑی گئی اور طلوع آفتاب سے لے کر سہ پہر تک جاری رہی۔ سلطان محمد غوریؒ نے زرہ اور خود پہن کر خود فوج کی قیادت سنبھالی اور بارہ ہزار جانباز سواروں کو لے کر راجپوتوں کے ایک لاکھ بیس ہزار سورماؤں کے لشکر کے مقابلے میں نکل آئے۔ بفضل اللہ تعالیٰ نہ صرف ان کو فتح وکامرانی نصیب ہوئی بلکہ تمام مشہور راجے واصل بہ جہنم ہوگئے۔ اس عظیم الشان فتح نے مسلمانوں کو ہندوستان کا مالک بنادیا۔ سلطان غوریؒ کے دو سپہ سالاروں قطب الدین ایبکؒ اور بختیار خلجیؒ نے فتوحات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے قنوج' بہار اور بنگال پر بھی قبضہ کرلیا۔ سلطان محمد غوریؒ کو بمع تین محافظ ۳/شعبان ۶۰۲ ہجری/ مطابق ۱۵/ مارچ ۱۲۰۶ء/ کو لاہور اور راولپنڈی کی جرنیلی سڑک کی ایک نواحی بستی کوٹ دھمیک میں عشاء کی نماز کے

دوران دھوکے اور سازش سے اپنے خیمے میں شہید کرا دیا گیا۔ یہ اسی شہید سلطان محمد غوریؒ فاتح ہندوستان و بانی مسلم سلطنت دہلی کی جائے شہادت ہے:

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لعین
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

نذرانہ عقیدت

ڈاکٹر عبدالقدیر خان ''ہلال امتیاز''

سلطان شہاب الدین کے مزار پر یہ عبارت بھی کندہ ہے

شهادت مُلكِ بحر وبر معزالدين
گز ابتدائے جهاں شه چو اونيا مديك
كيسوم زعزه شبان به سال شش صدو دو
فتاد در ره غزنين به منزل دميك

(طبقات ناصری مصنف منہاج سراج)

ترجمہ:...... بحر و بر کے بادشاہ معزالدین کی شہادت...... دنیا کے آغاز سے اب تک ان جیسا بادشاہ کوئی نہیں ہوا...... شعبان کی تیسری تاریخ ۶۰۲ ہجری کو غزنی جاتے ہوئے دمیک کے مقام پر شہید ہوئے۔

سلطان شہاب الدین محمد غوری کا لوح مزار

يا حيي! يا قيوم!

آخری آرام گاہ

سلطان شہاب الدین محمد غوریؒ

فاتح ہند' شہادت 15 مارچ 1206ء بمقام دمیاک

ہندوستان میں سطوت اسلام کا نقیب
وہ پیکر شجاعت وسلطان ذی وقار
تھی جس کے ساتھ خواجہ اجمیرؒ کی دعا
جس تیغ زن کا حامی وناصر تھا کردگار
جس نے ملایا خاک میں کفار کا گھمنڈ
آخر ہوا جو جنگ ترائن میں کامگار

دے کر شکست رائے پتھوار چوہان کو
جیتا تھا جس غیور نے میدان کارزار
بجتا تھا جس کے نام کا ڈنکا جہاں میں
اس نامور کی باقی ہے بس اب یہ یادگار
اپنے ہی جس کو بھول گئے تھوڑی دیر میں
وہ غازی دفن ہے اس مٹی کے ڈھیر میں

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عکرمہؒ کا مکالمہ

حضرت عکرمہؒ جو حضرت عباسؓ کے شاگرد رشید ذکی وفہیم اور جلیل القدر تابعی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ ان کی گود میں قرآن عزیز کھلا ہوا رکھا ہے اور ان پر گریہ طاری ہے۔ یہ دیکھ کر کچھ دیر تو میں ان کی عظمت کی وجہ سے دور بیٹھا رہا۔ مگر جب اس حالت میں ان پر کافی وقت گزر گیا تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور میں نے قریب جا کر بعد سلام عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر قربان کرے یہ تو فرمایئے کہ آپ کس لئے اس طرح رو رہے ہیں؟۔ حضرت ابن عباسؓ فرمانے لگے میرے ہاتھ میں جو یہ ورق ہیں مجھ کو رلا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا تو سورہ اعراف کے ورق تھے۔ پھر مجھ سے فرمایا تم ایلہ کو جانتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا جانتا ہوں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اس بستی میں بنی اسرائیل رہتے تھے۔ ان کے یہاں سبت کے دن مچھلیاں پانی کی سطح پر آجاتی تھیں اور سبت کے بعد پانی کی تہ میں بیٹھ جاتی تھیں اور بمشکل ایک دو ہاتھ آتی تھیں۔ کچھ دن گزرنے پر شیطان نے ان میں سے بعض کو یہ سکھایا کہ اللہ تعالیٰ نے سبت میں مچھلی کھانے کو منع فرمایا ہے۔ مچھلی کے شکار کو نہیں منع فرمایا۔ اس لئے انہوں نے یہ کیا کہ سبت کے دن خاموشی کے ساتھ مچھلیاں پکڑ لیتے اور دوسرے دن کھا لیتے۔ جب یہ حیلہ عام ہوگیا تو اہل حق نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ سبت کے دن مچھلی پکڑنا' شکار کرنا اور کھانا سب منع ہے۔ لہٰذا تم اس حیلہ جوئی کو چھوڑ دو۔ ورنہ خدا کا عذاب تم کو برباد کر ڈالے گا۔ مگر جب انہوں نے نہ مانا تو اس دوسری جماعت میں سے ایک جماعت اگلے ہفتہ کے دن ان سے جدا ہوگئی۔ اور وہ مع اپنے اہل وعیال ان سے دور جا بسے اور ایک جماعت نے سبت کی خلاف ورزی کو برا تو جانا مگر مخالفین کے ساتھ ہی رہے سہے' اور ان سے ترک تعلق نہیں کیا۔ چنانچہ داہنے بازو (ایمنون) یعنی ترک تعلق کرنے والوں نے جب نافرمانوں کو ڈانٹا اور عذاب الٰہی سے ڈرایا تو بایاں بازو (ایسرون) کہنے لگا: ''لم تعظون قوماً اللّٰہ مہلکھم او معذبھم ۔ ''تب (ایمنون) نے جواب دیا: ''معذرۃ الیٰ ربکم ولعلھم یتقون ۔ ''بالآخر ایک روز امر بالمعروف کرنے والی جماعت نے مخالفین کو مخاطب کرکے کہا کہ یا تم باز آجاؤ ورنہ ہم یقین کرتے ہیں کہ کل تم پر ضرور کوئی عذاب نازل ہو کر رہے گا۔

اس کے بعد سرکشوں پر عذاب نازل ہونے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ میں دو جماعتوں کے مآل اور انجام کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک سرکش اور متمرد انسانوں کی جماعت جو ہلاک اور مسخ کردی گئی اور دوسری (ایمنون) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والی جماعت کہ اس نے نجات پائی اور عذاب سے محفوظ

رہی۔لیکن تیسری جماعت یعنی ساکتین (ایسرون) کا کوئی ذکر نہیں فرمایا اور میرے (حضرت ابن عباسؓ) دل میں ان کے متعلق ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں ان کو زبان سے کہنا پسند نہیں کرتا۔یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے چونکہ باز رہے۔اگرچہ خود خلاف ورزی کے مرتکب نہیں ہوئے۔لہٰذا وہ بھی کہیں عذاب کے تو مستحق نہیں قرار دیئے گئے اور سرکشوں کے زمرہ میں تو داخل نہیں کر لئے گئے؟۔تب میں (حضرت عکرمہؒ) نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ اس بارہ میں اس قدر پریشان نہ ہوں۔بلاشبہ یہ تیسری جماعت بھی نجات پانے والوں میں ہی رہی۔اس لئے کہ خود قرآن عزیز ان کے متعلق یہ کہتا ہے کہ انہوں نے نصیحت کرنے والوں سے یہ کہا کہ تم ایسی جماعت کو کس لئے نصیحت کرتے ہو جس کی بداعمالیوں کی بنا پر خدائے تعالیٰ یا ان کو ہلاک کرنے والا ہے اور یا کسی سخت عذاب میں ڈالنے والا ہے۔تو ان کے متعلق قرآن عزیز کی یہ تعبیر صاف صاف بتا رہی ہے کہ وہ ہلاک نہیں کئے گئے۔ورنہ تو ان کا ذکر بھی ہلاک ہونے والوں ہی کے ساتھ کیا جاتا۔نجات پانے والوں کے ساتھ نہ ہوتا۔نیز یہ جماعت اس عمل بد کے بدکرداروں کی حرکات سے مایوس ہو کر ایسا کہتی تھی۔اس لئے بھی مستحق عذاب نہیں ہے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ سنا تو بے حد مسرور ہوئے اور آیت کی اس تفسیر پر مجھ کو خلعت بخشا۔(قصص القرآن)

بقیہ: قادیانی مردہ

جائے۔ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے تو بعینہ اسی سلوک کا روادار مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔کیونکہ اس کا جھوٹا دعویٰ نبوت اظہر من الشمس ہے اور پیروکاروں کا بھی یہی حکم ہے کہ نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ ان کو امت مسلمہ کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔چنانچہ:

(الف)......حکومت پاکستان کے سرکاری کاغذات میں ''مال'' مسلمانوں کی جائے تدفین کو قبرستان اور غیر مسلموں کی جائے تدفین کو ''مرگھٹ'' لکھا جاتا ہے۔

(ب)......پوری دنیا حتیٰ کہ یورپ میں مسلمانوں کے قبرستان علیحدہ اور غیر مسلموں کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

(ج)......نیز حکومت نے ایک سرکلر کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے قانوناً منع کیا ہے۔

(د)......خود قادیانیوں کے شہر چناب نگر میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان علیحدہ ہیں۔

(ہ)......پاکستان میں ۹۹٪ مقامات پر قادیانیوں کے مرگھٹ مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔

(و)......بعض مقامات پر قادیانیوں نے اپنا مردہ شرارت سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا۔لیکن مسلمانوں کے احتجاج پر اس مردہ کو نکال کر قادیانیوں نے علیحدہ دفن کیا۔کیا کیا جائے اس کا کہ بعض مقامات پر شرارتاً اب بھی قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا اصرار کر کے فتنہ فساد پھیلاتے ہیں؟۔

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اگر کہیں قادیانی شرارت سے اپنا مردہ مسلم قبرستان میں دفن کریں تو حکومت کو مطلع کر کے ان کے مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے باہر نکلوائیں۔اس لئے کہ قادیانیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونا شرعاً وقانوناً جائز نہیں۔

تعارف کتاب......تحریف بائبل

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم!

ڈسکہ سیالکوٹ کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ (وفات ۱۱/مئی ۲۰۰۳ء) ڈسکہ کے رہائشی تھے۔ جامعہ مدنیہ ڈسکہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد فیروز خان مدظلہ فاضل دیوبند کے ابتدائی شاگردوں میں سے تھے۔ پرائمری کے بعد دن کو دکان پر جلد سازی کا کام کرتے۔ رات کو مغرب کے بعد حضرت مولانا فیروز خان صاحب سے تعلیم حاصل کرتے۔ فارسی سے مشکوٰۃ تک تمام تعلیم اس طرح حاصل کی۔ دورہ حدیث آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے ۱۹۶۴ء میں کیا۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خانؒ کے شاگرد رشید تھے۔ ۱۹۶۵ء میں دوسری بار دورہ حدیث شریف نصرۃ العلوم گوجرانوالہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ' حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ اور حضرت مولانا عبدالقیوم مدظلہ سے پڑھا۔

بیعت کا تعلق حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ حضرت مولانا سرفراز صفدر صاحب مدظلہ' حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ سے تھا۔ ایسے نابغہ روزگار شخصیات کی صحبتوں نے آپ کو کندن بنادیا تھا۔ صرف ونحو پر مکمل دسترس تھی۔ ذی استعداد عالم دین تھے۔ قدرت نے آپ کو خوبیوں کا مرقعہ بنادیا تھا۔ عمر بھر بڑی مستعدی سے عسر ویسر میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

مرکزی جامع مسجد کاموکئے' مسجد وہاب ڈسکہ' مسجد خضراء ڈسکہ میں خطیب رہے۔ تمام بے دین فتنوں کے خلاف آپ کے پاس معلومات کا قابل قدر وقابل فخر ذخیرہ تھا۔ اخلاص وللّٰہیت فقر واستغناء کا پیکر تھے۔ ان کو دیکھ کر اکابر علمائے اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ طبیعت میں وقار تھا۔ مزاج میں مسکنت تھی۔ سراپا اخلاص تھے۔ نام ونمود دکھلاوہ اور ریا سے کوسوں دور تھے۔ عمر بھر رزق حلال کما کر دین کی فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے رہے۔ شان ابوذریؓ کا پرتو تھے۔

قادیانیت وعیسائیت پر بھرپور گرفت رکھتے تھے۔ ان کا لٹریچر آپ کو ازبر تھا۔ برصغیر میں اس وقت عیسائیت کے لٹریچر پر گہری نظر رکھنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ قادیانیت وعیسائیت کے خلاف متعدد وقیع کتب اور عام رسائل تالیف کئے۔ جس پر دینی صحافت نے گرانقدر تبصرے شائع کئے۔

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ تعلق تھا۔ تمام مبلغین حضرات کی تعلیم وتربیت کے لئے دل وجان سے مشورے دیتے تھے۔ چناب نگر کے سالانہ ردقادیانیت کورس کے افتتاح پر تشریف لاتے

اوراختتامی دعا کے بعد رخصت ہوتے۔ ایسے مخلص رہنما کا وجود مجلس کے لئے انعام الٰہی تھا۔ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ کئی بار مختلف بیماریوں کا شکار ہوئے۔ لیکن اتنے مضبوط اعصاب کے انسان تھے کہ ہر دفعہ بیماریوں کو دفع کر کے شیر ہو جاتے تھے۔ یہ ان پر رب کریم کا کرم تھا۔ آخری دو چار دنوں کے علاوہ کسی کے محتاج نہ ہوئے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی۔ احکام شرع پر مداومت ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ پرائمری پاس کرنے کے بعد والد صاحب مرحوم کے ساتھ کریانہ کی دکان کرتے تھے۔ اخبارات کی ردی میں انجیل مل گئی۔ اسے دیکھا تو دلچسپی پیدا ہوئی۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے دورہ حدیث شریف کیا۔ حضرت مولانا کاندھلویؒ کی بھی ردعیسائیت پر مضبوط گرفت تھی۔ خطابت کے دوران میں تفسیر حقانی کا مطالعہ کیا تو اس میں بھی ردعیسائیت پر کافی مواد ہے۔ یوں آپ کو بائبل کے مطالعہ کا شوق ہوا۔ قدیم سے قدیم عیسائیت کی اصل اور ردعیسائیت پر کتب کا ذخیرہ جمع کیا۔

زیرنظر کتاب پچاس سالہ مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ اس کا مقدمہ پہلے چھپ چکا ہے۔ اب اصل کتاب ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے نو ابواب ہیں۔ یقین فرمایئے کہ بائیبل کے مطالعہ اور تحریف کے حوالہ سے یکجا اتنا متنوع مواد سوائے اس کتاب کے آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔

حضرت مولانا مرحوم نے خود اس کی کتابت کرائی۔ کمپوزر کی کرم فرمائی اور حضرت مولانا مرحوم کے بڑھاپے کے خاطر خواہ اس کی تصحیح نہ ہو سکی۔ تاہم جو جمع ہو گیا یہ حضرت مولانا مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔ اسے شائع کرنے کے لئے حضرت مرحوم نے ملتان دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لا کر کاپیاں جڑوائیں۔ کام نامکمل تھا۔ علالت نے گھیر لیا۔ چھوڑ کر گھر تشریف لے گئے۔ بارہا خطوط کے ذریعہ یاددہانی کراتے رہے۔ لیکن: ’’ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے‘‘ کے تحت ان کی زندگی میں یہ شائع نہ ہو سکی۔

اب حضرت مولانا مرحوم کے شاگرد رشید حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکوی کی معاونت سے اس کی مکمل کاپیاں جڑوائیں گئیں۔ اسے شائع کرنے کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اصحاب ذوق کے لئے یہ کتاب سرمہ بصیرت کا کام دے گی۔ اغلاط اور سہو پر مطلع کرنے والوں کے لئے شکریہ کے ساتھ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حضرت مرحوم کے لئے توشہ آخرت فرمائیں۔

قارئین نے ہماری سستی کے باعث طویل عرصہ تک انتظار کی زحمت گوارہ کی۔ ان سے معذرت کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

فقیر...... اللہ وسایا!

۳ محرام الحرام ۱۴۲۵ھ

قسط نمبر 6

مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

تحقیقات دستگیریہ فی رد ھفوات براہین

قولہ! ’’ایسا ہی اختلاف مخاطب کے سبب اختلاف کلام کو سمجھنا چاہیے۔‘‘ انتہاء بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ ایک نقص اس پر اوپر لکھا گیا ہے دوم علماء بدیع ومعانی وغیرھم نے تصریح کی ہے کہ کلام یا خبر ہے یا انشاء اور ان دونوں کے معنی میں کسی نے اختلاف مخاطب کا کچھ بھی اعتبار نہیں کیا نہ معلوم کہ اس نئے مولوی نے یہ اقسام کلام کہاں سے نکالی ہیں۔

قولہ! ’’جو کلام خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے خطاب میں فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب معروف میں درج ہو کر مسلمانوں میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ قرآن کہلاتا ہے۔‘‘ انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ خطاب کلام میں بصیغہ حاضر ہوتا ہے۔ تلخیص المفتاح مطول کے متن میں لکھا ہے کہ تکلم سے خطاب کی طرف آیت: ’’ومالی لا اعبدالذی ‘‘ میں اور خطاب سے غیبت کی طرف آیت: ’’حتیٰ اذا کنتم ‘‘ نے: ’الفلك ‘‘ میں اور غیبت سے خطاب کی طرف آیت: ’’ملك یوم الدین ، ایاك نعبد ‘‘ میں التفات ہے۔ یہ ترجمہ ہے اس عبارت عربی کا جس سے ثابت ہوا کہ خطاب مخاطب کر کے بات کرنے کا نام ہے۔

پس معلوم رہے کہ یہ تعریف قرآن مجید کی جو صاحب اشاعۃ السنہ نے بیان کی ہے اس سے ہزارہا آیات قرآن کی قرآن ہونے سے خارج ہوگئیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ قرآن مجید کی تمام آیات سے مخاطب نہیں ہیں۔ یعنی سارے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو خطاب نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ آیتیں جن میں آپ ﷺ کو خطاب ہوا ہے مثل اور علم دیا آپ ﷺ کو اس کا جو آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا اور کہہ دے یا محمد ﷺ اگر تم خدا سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اور یہ بے شک ہم نے تجھے فتح ظاہر کر دی تاکہ خدا آپ ﷺ کی اگلی پچھلی تقصیریں معاف کرے اور بے شک ہم نے بخشا آپ ﷺ کو کوثر یہ ترجمہ ہے آیات وخطاب کا‘ اور ایسی آیات خطاب تھوڑا سا حصہ ہیں قرآن مجید کا‘ اور نیز غیر آنحضرت ﷺ کے قرآن شریف کی بہت سی آیات میں مخاطب ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل اور اس امت مرحومہ کے مومن اور کفار اور جن وغیرہم‘ اور نیز صدہا آیات قرآنی ایسی ہیں جن میں کسی کو خطاب نہیں کیا گیا۔ پس اس تفسیر کی رو سے صدہا آیات قرآن مجید ہونے سے خارج ہوگئیں۔ مرزا قادیانی کے اس مؤید پر سخت افسوس ہے جس نے تقاضائے محبت اور ان کی نکمی دوستی میں ہزارہا آیات قرآنی کو کلام اللہ شریف سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا منتقم کافی ہے۔ سبحان اللہ! عوام اہل اسلام ایسے لوگوں کو علماء دین سے جانتے ہیں اور وہ اپنے رسالہ کا نام اشاعۃ السنہ مشہور کر کے آپ کو اکابر مصنفین سے اور صاحب براہین احمدیہ کو کاملین مکملین سے مانتے ہیں اور فی الاصل یہ دونوں صاحب سارے غیر مقلدین کی طرح دنیا کی سخت محبت میں گرفتار ہیں اور مال حرام وحلال کے جمع کرنے کی کوشش میں

سرشار ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالوں کے حق تصنیف بیچ کر بہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں اور خود رسالہ اشاعۃ السنہ جو سال تمام میں چوبیس جزو ہوتا ہے ایک یا دو روپیہ اس کی قیمت میں عمدہ منفعت ہے اور صاحب اشاعۃ السنہ نوابوں سے تیس روپیہ سالانہ اور دوسرے غنیوں سے پندرہ روپیہ اور متوسط گزارہ والوں سے سات روپیہ اور کم وسعت والوں سے تین روپے بارہ آنہ سالانہ لیتے ہیں اور براہین احمدیہ جو تینتیس جز کی کتاب ہے۔ بازاری قیمت دو یا تین روپے رکھتی ہے۔ مرزا قادیانی نے ادنیٰ قیمت اس کی پچیس روپیہ اور اعلیٰ قیمت ایک سو روپیہ تک مقرر کی ہے جو اس کی کتاب خرید ے خواہ وہ رافضی ہو یا بت پرست ہی ہو ان کی بہت مبالغہ اور غلو سے تعریف کرتا ہے اور جو اس کی کتاب کوئی نہ خریدے۔ اگرچہ نواب مسلمان ہی ہو۔ اس کی پرلے درجہ کی توہین کر کے قارون سے اس کو تشبیہ دیتا اور دنیا پرستوں سے بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس کی کتاب کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے حصہ کے ابتدائی اوراق ملاحظہ کرنے سے یہ حال معلوم ہو جاتا ہے اور نیز جب بہت سے روپیہ آنے کا اس کو الہام ہوتا ہے تو کمال ہی خوشحال ہوتا ہے اور جب معلوم ہو کہ وہ تھوڑا سا روپیہ ہے تو سخت غم کا پامال ہوتا ہے۔ جیسا کہ براہین کے ص۵۲۲ سے ۵۲۴، خزائن ص۶۲۵، ۶۲۶ تک کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہے۔

پس یہ سارا مدار دنیا کی سخت محبت اور روپیہ پیسہ جمع کرنے پر ہے۔ جس کو دانشمند بخوبی جانتے ہیں اور پورا علم حق تعالیٰ کو ہے۔ الحاصل قرآن مجید کی جامع مانع تعریف وہ ہے جو علماء اسلام کی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظمؒ کی فقہ اکبر اور ملا علی قاری کی شرح میں لکھا ہے قرآن مجید حضرتﷺ پر تیئیس برس کی مدت میں آیت اتارا گیا ہے اور مصحفوں میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی جو دفتین میں مکتوب ہے وہ سب کلام اللہ ہے پر دوسری جگہ فقہ اکبر اور اس کی شرح میں لکھتا ہے کہ قرآن مجید مصحفوں میں لکھا ہوا اور دلوں میں یاد اور زبانوں پر پڑھا گیا اور آنحضرتﷺ پر بالتدریج اتارا گیا ہے۔ بواسطہ حروف، مفردات و مرکبات مختلف حالتوں میں یہ ترجمہ ہے عبارت عربی کا۔ اب دانشمند لوگ اس نہایت عجیب و غریب آدمی کو دیکھیں جو تنزیل اور خطاب میں امتیاز نہیں رکھتا اور قرآن مجید کی آیات کو فرعون و شیطان کی کلام بنا دیتا ہے اور اس مایہ علمی پر اس کو یہ ادعا ہے کہ مجتہدین دین غلطی پر تھے اور میں دین متین کی تائید کر رہا ہوں۔

پس یقیناً یہ رعونت اور جہل مرکب کا شعبہ ہے پھر اشاعۃ السنہ میں لکھتے ہیں۔

قولہ! ''وہی کلام (یعنی جس کا نام قرآن ہے) اگر کسی غیر نبی کے خطاب میں اور پہلے توریت انجیل وغیرہ میں یا کسی ولی کے الہام میں خدا نے فرمایا ہے تو وہ قرآن نہیں کہلاتا۔ گو حقیقت میں وہ بعینہ وہی کلام ہے جو قرآن میں پایا جاتا ہے۔'' انتہاء بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ اس عبارت میں ہر چند بہت سی غلطیاں ہیں مگر جن کا بیان یہاں پر ضروری ہے وہ یہ ہیں اوپر لکھا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو قرآن بنانے میں خطاب کو کوئی دخل نہیں۔ قرآن وہ ہے جو سرور عالمﷺ پر اتارا گیا اور آپﷺ کی طرف کلام الٰہی سے وحی ہوا۔ اور قرآن اس اترنے سے پہلے بھی قرآن تھا اور اس سے پیچھے بھی قیامت تک قرآن ہی کہلاتا ہے اور کسی ولی پر کوئی آیت قرآن کی الہام ہو جائے تو وہ قرآن سے

خارج نہیں ہوتی ہے بلکہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہی ہے۔ معنی اس کے کلام نفسی قدیم ہے اور اس کی نظم بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور بے شک خدائے پاک نے اس کا نام قرآن حکیم رکھا ہے۔ پس غیر ممکن ہے کہ قرآن غیر قرآن بن جائے اور عقائد اہل سنت میں مقرر ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ کی صفات پر بھی تغیر نہیں آتا ہے۔ جیسا کہ اس کی ذات پر بدلتا نہیں ہے اور خود غیر مقلدین کی نہج مقبول میں ہے و برذات وصفات الٰہی تغیر نمی رود ص ۱۰ ص ۱۶ میں دیکھو۔ پر تعجب یہ ہے کہ خود صاحب براہین جس جس آیت قرآن کی اپنی طرف الہام ہونے کا مدعی ہے۔ ان کا آیات قرآنی ہی نام رکھتا ہے۔ جیسا کہ اوپر براہین کے ص ۴۸۵، ۴۹۸، خزائن ص ۵۷۷، ۵۹۲ سے منقول ہو چکا ہے اور یہ صاحب اشاعۃ السنہ اس کی تائید میں قرآن کو غیر قرآن اور بعض آیات قرآنی کلمات فرعونی وشیطانی بنا رہا ہے۔ خدا جانے یہ شخص اگر قرآن کی بے ادبی میں غضب الٰہی سے پروا نہیں رکھتا تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلاف مرضی قائل کے اس کے قول کی توجیہ کر رہا ہے۔ الٰہی ایسی نادانی سے پناہ دے۔ ہمارے اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر۔ پھر اشاعۃ السنہ کے ص ۳۰۴ میں جو لکھا ہے کہ:

قولہ! ''شیطان بجز برائی گمراہی کے اور کچھ القا نہیں کرتا ہے اور ان الہامات میں سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے۔ گمراہی کی کوئی بات ان میں مانی نہیں گئی پھر یہ القاء شیطانی کیوں کر ہو سکتا ہے''۔............الخ! انتہا بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ اوپر محقق ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین کے الہامات میں حق تعالیٰ پر افتراء کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات میں لفظی معنوی تحریف کی ہے اور اپنی خودستائی یہاں تک بیان کی ہے کہ انبیاء سے برابری کر دی ہے تو یہ سب برائیوں سے بڑھ کر برائی اور سخت بے حیائی ہے، جس کو دیدہ حق بیں اور دل حقیقت گزیں عطاء نہ ہو تو وہ ان باتوں کو کب دیکھتا ہے اور کیوں پروا کرے ان باتوں کی جو خود سواد اعظم سے نکل جائے اور صاحب براہین احمدیہ اس کی کمال مدح کرے۔ یہاں تک کہ باذعاء الہام رب العالمین اس کو کاملین مکملین میں داخل کر دے اور غیر مقلدین وغیرھم کو اس کے کمال حال ومآل پر آگاہی بخشے تو یہ صاحب اشاعۃ السنہ اس کے اقوال باطلہ کو نہایت اہانت قرآن کریم سے کیوں نہ تائید کرے۔ خدا ہی اپنے دین کا حافظ ہو رہا یہ کہ اشاعۃ السنہ کے ص ۲۵۹ میں تحریر ہے عربی فقرہ انا انزلناہ قریباً من القادیان!

قولہ! '' وبالحق انزلناہ وبالحق نزل ''اس میں کسی کو لفظ نزول سے نزول قرآن یا وحی رسالت کا شبہ گزرے تو اس کو یوں دفع کر سکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ لفظ بخشش وعطا کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ آیت زمر میں فرمایا ہے خدا نے تمہارے لئے آٹھ جوڑی مواشی اتاری۔ یعنی عطا فرمائی ہیں۔ پس ایسا ہی عطاء الہام معارف صاحب قادیان کے نزول سے تعبیر فرمایا ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل کئی وجہ سے باطل ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ خود صاحب براہین نے اس الہام کے بیان میں لفظ نزول کا اتارنے سے تینوں جگہ میں ترجمہ کیا ہے اور صاحب اشاعۃ السنہ نے اسی ص ۲۵۹ کی آٹھویں سطر میں اس کو

نقل کیا ہے تو اب برخلاف مراد قائل اس کے قول کی تاویل کرنی سراسر بے جا ہے۔ دوسری وجہ قادیان کے قریب انزال معارف والہام کو جب آیت: '' وبالحق انزلناہ وبالحق نزل '' سے جو صرف قرآن مجید کے اتارنے اور اترنے کے بیان میں ہے۔ ملا کر لکھا ہے تو یہ طرز کلام اور مقتضائے مقام اس تاویل کو ہزار زبان باطل کر رہا ہے۔ تیسری وجہ آیت: '' وانزل لکم من الانعام '' میں لفظ انزال بھی اکثر مفسرین کے نزدیک اپنے حقیقی معنوں یعنی اتارنے میں مستعمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بہشتوں سے یہ مواشی اتارے تھے۔ جیسا کہ تفسیر مدارک وتفسیر کبیر ونیشاپوری وخازن وحسینی ولباب وغیرھا میں درج ہیں اور نیز انہیں تفاسیر میں ہے کہ مواشی کی زندگی نباتات سے ہے اور نباتات کا قوام پانی سے ہے اور پانی آسمان سے اتارا جاتا ہے۔ پس گویا مواشی بھی آسمان سے اتارے گئے۔ علاوہ مذکورہ بالا تفاسیر کے تفسیر ابوسعود وبیضاوی میں بھی ایسا لکھا ہے۔ پس ان دونوں وجہوں میں انزال کے معنی عطا کے نہ ہوئے اور جمہور مفسرین نے آیات شریفہ کے معنی یوں کئے ہیں کہ خدا نے تمہارے لئے مواشی پیدا کئے تو یہ آیت مثل آیت سورۃ النمل اور سورۃ یٰسین کے ہوئی جن میں مواشی کے پیدا کرنے کا ذکر ہے تو ان معنوں کی رو سے بھی انزال کو عطا پر حمل کرنا ناروا ٹھہرا اور یہ جو کسی مفسر نے اس آیت میں مواشی کے اتارنے کو غیر ظاہر المراد خیال کر کے عطا کے معنی بھی لیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ قرآن مجید کے اتارنے اور اترنے کو عطا کے ساتھ تفسیر کیا جائے۔ کیونکہ وقت متعذر ہونے حقیقت کے مجاز کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس '' وبالحق انزلناہ '' کو انزال انعام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

الغرض صاحب اشاعۃ السنہ صاحب براہین کی تائید نہیں کر رہا بلکہ اس کی ضلال واضلال کو بڑھا کر در پے اس کی توہین کے ہے۔ برسولاں بلاغ باشد وبس اور وہ

قولہ ! جو صاحب اشاعت السنہ نے: '' یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة . '' کی تاویل ص۲۸۰ میں لکھا ہے صاحب براہین کو روحانی مناسب کے سبب مریم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے حضرت مریم علیہا السلام بلا شوہر حاملہ ہوئی ہیں ایسے ہی مؤلف براہین بلا ترتیب وصحبت کسی پیر وفقیر ولی مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت پا کر مورد الہامات غیبیہ وعلوم لدنیہ ہوئی ہیں۔ اس تشبیح کی ایک ادنیٰ مثال نظامی کا یہ شعر ہے:

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زنست
کہ مریم صفت بکر وآبستن ست

انتہاء بلفظہ! بقدر الحاجة!

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل باطل ہے کہ ارکان تشبیہ چار ہیں۔ مشبہ ٗمشبہ بہ ٗوجہ شبہ ٗحرف تشبیہ لفظی ہو یا تقریری جیسا کہ مطول وغیرہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ فقرہ: '' یا مریم اسکن .... الخ '' میں مشبہ کا تو ذکر ہے نہیں تشبیہ کیونکر پائی گئی؟ بلکہ صاحب براہین کا ادّعا ہے کہ اس کو یا آدم یا عیسیٰ یا مریم وغیرھم اسماء انبیاء سے خطاب ہو رہے ہیں۔ پس صریح محال ہے کہ ایک ہی شخص باپ بیٹا بھائی سب کچھ بن جائے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کو فیضان الٰہی ہو وہ قرآن میں تحریف

کرے اور انبیاء سے برابری کا دعویٰ کرے اور وغیرہ امور سخت مخالف شرع عمل میں لائے۔ پس یقیناً صاحب براہین حدود شرعیہ سے نکل کر طغیان اور عصیان کے پرلے درجے تک پہنچا ہے۔ یہاں تک پہلی قسم کے الہامات مع جواب تاویلات صاحب اشاعۃ السنہ کے ذکر سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔

اب دوسری قسم کے الہامات کا یعنی جن میں صاحب براہین نے انبیاء پر اپنی فضیلت جتائی ہے بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ براہین کے ص۲۴۰ خزائن ص۲۶۶ میں عربی الہام حمد کا دعویٰ کر کے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ: ''خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ''حمد'' احسان کے بعد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر و نیشاپوری و فتح العزیز وغیرھا میں درج ہے اور مجمع البحار میں حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حمد شکر کا سر ہے۔ اس لئے کہ اس میں نعمت کا اظہار ہے اور عام تر ہے۔ پس حمد میں شکر اور زیادتی ہے۔ انتہا اور ردالمختار میں ہے کہ عرفاً حمد وہ فعل ہے جو منعم کے انعام دینے کی تعظیم سے خبردار کرے۔ الیٰ قولہ اور حمد جہاں مطلق ہو تو عرف ہی مراد ہوتی ہے۔ سید شریف نے حواشی مطالع میں یہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت ردالمختار کا۔ پس محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی حمد کرے۔ اس لئے کہ منعم حقیقی تو حق تعالیٰ ہی ہے اور باوصف اس کے قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی صراحۃً نہیں آیا کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب محمد ﷺ یا کسی اور نبی کی انبیا ﷺ سے حمد کر رہا ہو۔ بلکہ حق تعالیٰ نے سب خواص وعوام کو ارشاد کیا ہے کہ تم سب کہو: ''الحمدللہ رب العالمین'' پس کیونکر متصور ہو کہ باری تعالیٰ مرزا قادیانی کی عرش سے حمد کر رہا ہے؟۔ یعنی اس کو سب اپنے مقبول بندوں پر جن میں انبیاء بھی داخل ہیں فضیلت دے رہا ہے۔ خدا جانے صاحب براہین نے رب العالمین پر کونسا انعام کیا ہے جس کے بدلے وہ سب کے محمود کی حمد کا مستحق ٹھہر گیا ہے؟۔ یہ نرا بہتان عظیم نہایت تکبر اور حمق و رعونت اور جھوٹ و فریب سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس فقرہ الہامیہ عربیہ کی رکاکت لفظی علماء اسلام سے مخفی نہیں ہے اور قرآن مجید میں جو لفظ حمید کا باری تعالیٰ کی صفت میں واقع ہوا ہے تو وہ لفظ غنی وعزیز وغیرہما سے نزدیک کیا گیا ہے تا کہ دلالت کرے کہ حق تعالیٰ حمد کیا گیا ہے نہ حمد کرنے والا۔ جیسا کہ مشہور تفاسیر اور ترجموں میں درج ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ حمید بمعنی حامد ہے تو وہ سبحانہ اپنی ذات وصفات کا حمد کرنے والا ہے۔ مجمع البحار میں نہایہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حمید ہے تو وہ ہر حال محمود ہے۔ انتہاء! اور قرآن میں جو حق تعالیٰ کا شاکر وشکور ہونا مذکور ہے تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ باری تعالیٰ تھوڑے عمل پر بہت ثواب عطا فرماتا ہے جیسا کہ اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور محی السنہ معالم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ استحقاق سے زائد عطا کرتا ہے۔ انتہاء! اور مجمع البحار میں ہے کہ حق تعالیٰ شکور وہ ہے جو تھوڑے عمل کو بڑھا کر مضاعف بدلا دیتا ہے۔

پس اس کا شکر بندوں کا بخشنا ہے۔ انتہاء! اور قاموس میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر بدلہ دینا اور ثناء نیک کرنا ہے۔ انتہاء! اور حمد ومدح یعنی ثناء جمیل میں فرق ظاہر ہے۔ پھر بہت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود حاضر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث میں آیا ہے اور یہاں حق تعالیٰ

مرزا قادیانی کے پاس خود چل کر آرہا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کی صفت لیس کمثلہ شئی وارد ہے۔ پھر براہین کے ص ۵۵۸' خزائن ص ۶۶۶ پر الہام عربی درج ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیت الفکر اور بیت الذکر کے حق میں ہے:" ومن دخله کان آمنا " واقع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے خود کیا ہے۔ ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور:'' ومن دخله کان آمنا '' اس مسجد کی صفت بیان فرمائی ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ آیت:'' ومن دخله کان آمنا '' قرآن شریف میں بیت اللہ شریف کے ہی حق میں وارد ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کے اور نہ مسجد اقصیٰ (جس کی تعریف سورۃ بنی اسرائیل کے ابتداء میں ہے اور وہ قبلہ انبیاء ہے) کے حق میں وارد ہے۔ پس یہ اڈعا صاحب براہین کا کہ اس کی خانگی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے:'' ومن دخله کان آمنا '' نازل کیا ہے۔ یہاں اپنی مسجد کو ان دونوں مسجدوں پر فضیلت دی ہے۔ ان مناقب سے ایک اور امر ظاہر ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتداء براہین احمدیہ کے اشتہار میں درج کیا ہے کہ ان کی جائیداد دس ہزار روپیہ کی ہے۔ پھر اڈعا کیا ہے کہ ہم کو ایک الہام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبت یعنی ہمکلامی کا منصب حاصل ہے۔ پس باوجود اس کے اب تک وہ حج کو نہیں گئے۔ اس لئے کہ حج گناہ کے بخشوانے اور قیامت کے امن کے واسطے ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو جی چاہے سو کرے بے شک ہم نے تجھے بخش چھوڑا ہے جیسا کہ براہین کے ص ۵۶۰' خزائن ص ۶۶۸ میں درج ہے اور امن تو ان کی مسجد کے نمازیوں کو حاصل ہے۔ مرزا قادیانی تو خود اس کے امام اور بانی ہیں اور نیز اوپر براہین کے ص اخیر ۵۶۲' خزائن ص ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے کہ:'' دین اسلام سب پر مشتبہ ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم کیا ہے کہ طریقہ حقہ مرزا قادیانی سے حاصل کریں۔'' انتہاء ملخصاً!

پس اب بحسب اقراران کے قادیان خود مکہ معظمہ ہو گئی اور ان کو حج کرنے کی کیا حاجت رہی؟۔ اس شرارت سے پناہ بخدا۔ جمیع انبیاء اور سید المرسلین ﷺ بیت اللہ کا حج اور طواف کرتے گئے۔ البتہ جس کے پاس رب البیت خود تشریف لائے اور اس کی حمد کرے تو وہ حج کو کیوں جائے؟۔ پھر براہین ص ۵۶۰' خزائن ص ۶۶۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقرات عربی مرزا قادیانی کو الہام کی ہیں جن کا ترجمہ وہ خود یوں کرتے ہیں کہ:'' تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے میں نے رات دن پیدا کیا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں فرمان ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کا رتبہ قرآن مجید سے لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ اور سب مسلمان شاہد ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ساری خدائی سے افضل۔ اور

صاحب براہین کا ادّعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرزا قادیانی کی منزلت کی لوگوں کو خبر نہیں۔ پس اس کلام سے مرزا قادیانی کی جمیع انبیاء پر فضیلت کا ثابت کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟۔اور یقیناً ان دعوؤں میں صاحب براہین کاذب ہے۔ پھر مرزا قادیانی ضمیمہ اخبار ریاض ہند مجریہ امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ہوشیار پور میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ:''انت منی وانا منک ''ص ۱۴۸سطر ۴ کالم ۲' تذکرہ ص ۲۲۲اوران کے بیٹے کے حق میں جس کی بشارت دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اول آخر کے ظاہر کرنے والا حق اور بلندی کو ظاہر کرنے والا کأن اللّٰہ نزل من السماء ص ۱۴۷سطر ۱۴کالم ۲' تذکرہ ص ۱۳۹' انتہاء!

فقیر کان اللّٰہ لہ کہتا ہے کہ پہلا الہام صحیح حدیث کا ایک فقرہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے عم زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا تھا:''انت منی وانا منک ''یعنی تو نسب اور پیوند سرال اور ابتداء ایمان ومحبت وغیرھا میں مجھ سے متصل ہے۔جیسا کہ قسطلاّنی اور کرمانی دونوں شرح بخاری میں درج ہے۔یعنی فیما میں میری اور تیری برادری اور قرابت اور اتحاد اور کمال اتصال ہے۔جیسا کہ مرقات اور لمعات دونوں شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے اور کرمانی شرح بخاری میں ہے کہ اس من کو اتصالیہ کہتے ہیں۔انتہاء!مترجماً

پس بہ یقین ثابت ہوا کہ ایسی کلام دو قریبیوں میں جن کو نسبتاً واخوۃً وغیرہما اتصال ہو واقع ہوئی۔لیکن خدائے تبارک وتعالیٰ جس کا نہ کوئی ولد ہے نہ کوئی والد اور نہ اس کا کوئی کفو اور جس کی یہ صفت ہے کہ کسی سے متصل نہیں ہوتا اور نہ کسی سے متحد ہوتا ہے نہ کسی سے مشابہ ہے۔جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں اس پر تصریح ہے۔ہرگز متصور نہیں کہ وہ پاک ذات کسی کو فرمائے:''انت منی وانا منک ''یعنی تو مجھ سے متصل ہے اور میں تجھ سے متصل ہوں۔پس بالیقین یہ صاحب براہین نے انبیاء اور مرسلین پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کو حق تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے اور دوسرا الہام جس میں اس کے زعمی بیٹے کو:''کأنّ اللّٰہ نزل من السماء ''کہا ہے وہ بھی صرف افتراء اور بہتان ہی ہے۔اس لئے کہ جو مشابہت لفظ کأنّ سے بیان کی جاتی ہے وہ نہایت سخت مشابہہ ہوتی ہے۔جیسا کہ تفسیر اتقان سے اوپر بیان کیا گیا ہے۔پس جب مرزا قادیانی کا بیٹا حق تعالیٰ سے بہت ہی مشابہ ٹھہرا اور وہ پاک ظالموں کی باتوں سے برتر ہے تو خود مرزا قادیانی بہت ہی اونچا چڑھ گئے۔معاذ اللہ! حق تعالیٰ کے برابر ہوگئے اور دراصل حق سبحانہ ملحدوں کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب اور برے بندوں کی شرارت اور شیطانوں کی ایذاء اور حاضری سے پناہ بخدا۔ یہاں پر ختم ہوا یہ رسالہ جس کا نام''رجم الشیاطین براغلوطات البراہین'' ہے اور جمیع حمد میں خاص خدائے پروردگار جہانوں کے واسطے ہیں اور درود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوقات کے برگزیدہ اور اس کے حبیب محمد ﷺ اور اس کی آل واہل بیت واصحاب پر جب تک اس کو یاد کرنے والے یاد کریں اور جب تک غافل اس کی یاد سے غفلت کریں اور بعد ختم۔اس رسالہ کے اللہ تعالیٰ کے وافر کرم کا مشتاق محمد ابوعبدالرحمٰن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہو۔

❁❁❁❁❁

اور ان کی نیک روی یا اعمال اسلامی میں انہماک' کفر کے اس داغ سے ان کو محفوظ نہیں رکھ سکے گا جو کفریہ قول وعمل سے ان کے دامن ایمان پر لگ چکا۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے اپنے اس عالمانہ بیان میں جہاں اور بہت سے حقائق واشگاف کئے اور قادیانیوں کی تکفیر میں عامیانہ سطح پر جو واہی شبہات درپیش تھے ان کے جوابات دیتے ہوئے اس شبہ کو بھی اٹھایا کہ اگر کلمہ کفر کسی تاویل کے ساتھ کہا جائے تو قائل پر کفر کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ممکن ہے کہ ان کلمات کفریہ کو کسی تاویل سے پیش کر رہا ہو۔ لہٰذا اصولی طور پر وہ کفر سے محفوظ رہے گا۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے اس پر بھی توجہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''جو لوگ ضروریات دین کے منکر ہوتے ہیں وہ عموماً اپنے کفر کو چھپانے کے لئے تاویلیں کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ ہیں اور اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ ہم ارکان اسلام ادا کرتے ہیں اور تبلیغ اسلام میں سرگرم حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں خارج از اسلام کیسے کہا جاسکتا ہے؟۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ اگر کسی کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر ہوں اور صرف ایک وجہ اسلام کی تو مفتی کو چاہئے کہ اس ایک وجہ کو اختیار کر کے اسے مسلمان کہے۔ اور کبھی کہا جاتا ہے کہ فقہاء قائل ہیں کہ اگر کوئی شخص کلمہ کفر تاویل سے کہے تو قائل کے کفر کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔''

ان رکیک تاویلات کو ذکر کرنے کے بعد جن سے بالعموم قادیانی کام لیتے رہے۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے ہر شبہ کا شافی جواب عنایت فرمایا۔ اہل قبلہ کے متعلق فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا لازماً مسلمان ہوگا۔ اگرچہ تمام عقائد اسلامی کا منکر ہو۔ قرآن نے منافقین کو تمام کفار سے بدتر قرار دیا۔ حالانکہ وہ قبلہ رخ ہو کر نماز ہی نہ پڑھتے تھے۔ بلکہ تمام احکام ظاہری پر بھی عمل پیرا تھے۔ شرح فقہ اکبر میں اہل قبلہ ان کو قرار دیا گیا ہے جنہوں نے تمام ضروریات دین کو تسلیم کیا ہے۔ اور یہ جو شہرت ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک علامات کفر نہ پائی جائیں اس وقت تک کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح یہ خیال کہ اعمال اسلامی کے کرنے کے بعد انسان کفر سے محفوظ ہو جاتا ہے درآنحالیکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہو صحیح نہیں۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ خوارج کے ''انہماک عبادت'' کو حدیث میں تسلیم کرنے کے باوجود انہیں دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہر اس شخص کو مسلمان سمجھنا جس کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر ہوں اور صرف ایک احتمال اسلام کا۔ لاعلمی ہے۔ فقہاء کا یہ فیصلہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کا ایک ہی کلمہ سامنے آیا ہو اور عام زندگی مستور ہو۔ اور اگر کسی کی زندگی و کردار نمایاں ہے تو پھر اس کے کسی کلمہ میں ایک اسلام کے احتمال کی بنیاد پر کفر کا فتویٰ لگانے میں تامل نہیں کیا جائے گا۔ ساتھ ہی اس شبہ کو بھی صاف کیا کہ تاویلاً کلمات کفر کا ارتکاب دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے مانع ہے۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ تاویل اسی وقت مفید ہے جب اس کا تعلق ضروریات دین سے نہ ہو۔ اور اگر وہ ضروریات دین میں تاویل کرتا ہے تو پھر اسے کافر قرار دینے میں پس و پیش نہ ہوگا۔ اس موقع پر حضرت شاہ صاحبؒ نے عہد فاروقیؓ کے کچھ

کے بارے میں عاجلانہ تکفیر نہیں کی جائے گی جو تمام متواترات اور ضروریات دین پر پورا ایمان رکھتا ہو۔ گویا کہ اہل قبلہ کا لفظ ایک عنوان ہے۔ اس کا معنون وہ ہے جو میں (مولانا سید انظر شاہ) نے واضح کیا۔ اس کی مزید تفصیل فتاویٰ عالمگیریہ ص ۲۰، درالمختار ص ۳۷۷، شرح فقہ اکبر ص ۱۸۹ میں مل جائے گی۔''

یہ ہے حقیقت اس عنوان کی کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں۔ دوسروں کا تو کیا کہنا بعض برخود غلط دانشور خدا جانے اسی ایک ادھوری بات کو جادو کی چھڑی کی طرح گھما کر نہ جانے کس کس ضلال پسند کو دھکیل کر اسلام کے حصار میں داخل کر رہے ہیں؟۔ بظاہر تو ان کی نظر میں یہ کار ثواب ہی ہوگا کہ نکلنے والوں کو زبردستی اندر ہی رکھا جائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو نکلنے کا ارادہ کر ہی چکے انہیں روکنے کی کوششیں کیا کارآمد ہوں گی؟۔ یہ تو ایک غم والم کی ایک کربی کیفیت ہے جو بے اختیار نکل گئی۔ ورنہ میں (مولانا سید انظر شاہ) آپ کو حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کا وہی بیان سنا رہا تھا جس نے بہت سی حقیقتوں پر سے یکسر پردہ الٹ دیا۔ ذیلاً آپ نے فرمایا کہ:

''میں نے شروع میں کہا تھا کہ اجماع کا منکر کافر ہے اور یہ بھی بتایا تھا کہ اجماع صحابہؓ کا قطعی ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب ''اقامۃ الدلیل'' میں وضاحت سے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع اپنی قوت کی بنا پر دوسرے تمام اجماع پر مقدم ہے۔ کیونکہ اجماع مسلمانوں کا تعارف ہے۔ اگر اجماع کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام ہی کی بنیاد گر جائے گی۔ البتہ بعض گناہ پر تکفیر نہیں کی جاتی۔ ایسا گناہ وہ ہے جو حد کفر تک نہ پہنچا ہو۔ لیکن جو کلمات یا افعال کفر سے ہیں ان پر تکفیر لازمی ہے۔''

گویا کہ اس مغالطہ عامۃ الورود کی بقوت تردید کی کہ اہل قبلہ کی تکفیر میں ہر حال میں محتاط رہنا چاہئے اور بتایا کہ افعال یا کلمات کفریہ کے ارتکاب کے باوجود محض اہل قبلہ سے ہونا کچھ مفید نہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ ترک نماز اور انکار فرضیت نماز دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اول فسق ہے۔ دوسرا مرحلہ استلزام کفر۔ مگر اس کو کیا کیا جائے کہ نہ جاننے والے صرف اتنا ہی جانتے بلکہ جاننے والوں کو بھی الٹا دیوانہ بنانے کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں؟۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے اس بیان میں کفر ونفاق وزیغ وزندقہ کے دقیق فروق پر گفتگو کرتے ہوئے ضروریات دین کے اہم عنوان پر عدالت کو انتباہ دیا کہ: ''ضروریات دین وہ ہیں جن و ک خاص وعام سب پہچانیں کہ ان چیزوں کو تعلق دین سے ہے۔ جیسے توحید ورسالت' نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج وغیرہ!'' پس اگر ان ضروریات دین میں سے کوئی کسی چیز کا انکار کرتا ہے تو محض اس بنا پر کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا عادی ہے۔ اس کی تکفیر میں تذبذب برتا جائے۔ یہ دین سے کھلی لاعلمی کی علامت ہے۔ کبھی یہ شبہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ اور تمام اسلامی ارکان کے پابند ہونے کے ساتھ اسلامی تبلیغ میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ پھر ان کو کافر کہنے کے لئے معقول بنیاد کیا ہو سکتی ہے؟۔ اس الجھن کا جواب دیتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ بخاری شریف میں موجود ہے کہ:

''خوارج اپنی نیک پسندی اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے باوجود دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔''

اوران کی نیک روی یا اعمال اسلامی میں انہماک‘ کفر کے اس داغ سے ان کو محفوظ نہیں رکھ سکے گا جو کفریہ قول وعمل سے ان کے دامن ایمان پر لگ چکا۔ حضرت مولانا علامہ سید انورشاہ کشمیریؒ نے اپنے اس عالمانہ بیان میں جہاں اور بہت سے حقائق واشگاف کئے اور قادیانیوں کی تکفیر میں عامیانہ سطح پر جو واہی شبہات درپیش تھے ان کے جوابات دیتے ہوئے اس شبہ کو بھی اٹھایا کہ اگر کلمہ کفر کسی تاویل کے ساتھ کہا جائے تو قائل پر کفر کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ممکن ہے کہ ان کلمات کفریہ کو کسی تاویل سے پیش کررہا ہو۔ لہٰذا اصولی طور پر وہ کفر سے محفوظ رہے گا۔ حضرت مولانا علامہ سید انورشاہ کشمیریؒ نے اس پر بھی توجہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

’’جو لوگ ضروریات دین کے منکر ہوتے ہیں وہ عموماً اپنے کفر کو چھپانے کے لئے تاویلیں کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ ہیں اور اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ ہم ارکان اسلام ادا کرتے ہیں اور تبلیغ اسلام میں سرگرم حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں خارج از اسلام کیسے کہا جاسکتا ہے؟۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ اگر کسی کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر ہوں اور صرف ایک وجہ اسلام کی تو مفتی کو چاہئے کہ اس ایک وجہ کو اختیار کر کے اسے مسلمان کہے۔ اور کبھی کہا جاتا ہے کہ فقہاء قائل ہیں کہ اگر کوئی شخص کلمہ کفر تاویل سے کہے تو قائل کے کفر کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔‘‘

ان رکیک تاویلات کو ذکر کرنے کے بعد جن سے بالعموم قادیانی کام لیتے رہے۔ حضرت مولانا علامہ سید انورشاہ کشمیریؒ نے ہر شبہ کا شافی جواب عنایت فرمایا۔ اہل قبلہ کے متعلق فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا لازماً مسلمان ہوگا۔ اگرچہ تمام عقائد اسلامی کا منکر ہو۔ قرآن نے منافقین کو تمام کفار سے بدتر قرار دیا۔ حالانکہ وہ قبلہ رخ ہوکر نماز ہی نہ پڑھتے تھے۔ بلکہ تمام احکام ظاہری پر بھی عمل پیرا تھے۔ شرح فقہ اکبر میں اہل قبلہ ان کو قرار دیا گیا ہے جنہوں نے تمام ضروریات دین کو تسلیم کیا ہے۔ اور یہ جو شہرت ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک علامات کفر نہ پائی جائیں اس وقت تک کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح یہ خیال کہ اعمال اسلامی کے کرنے کے بعد انسان کفر سے محفوظ ہوجاتا ہے درآنحالیکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہو صحیح نہیں۔ حضرت مولانا علامہ سید انورشاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ خوارج کے ’’انہماک عبادت‘‘ کو حدیث میں تسلیم کرنے کے باوجود انہیں دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہر اس شخص کو مسلمان سمجھنا جس کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر ہوں اور صرف ایک احتمال اسلام کا۔ لاعلمی ہے۔ فقہاء کا یہ فیصلہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کا ایک ہی کلمہ سامنے آیا ہو اور عام زندگی مستور ہو۔ اور اگر کسی کی زندگی وکردار نمایاں ہے تو پھر اس کے کسی کلمہ میں ایک اسلام کے احتمال کی بنیاد پر کفر کا فتویٰ لگانے میں تامل نہیں کیا جائے گا۔ ساتھ ہی اس شبہ کو بھی صاف کیا کہ تاویلاً کلمات کفر کا ارتکاب دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے مانع ہے۔ حضرت مولانا علامہ سید انورشاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ تاویل اسی وقت مفید ہے جب اس کا تعلق ضروریات دین سے نہ ہو۔ اور اگر وہ ضروریات دین میں تاویل کرتا ہے تو پھر اسے کافر قرار دینے میں پس وپیش نہ ہوگا۔ اس موقع پر حضرت شاہ صاحبؒ نے عہد فاروقیؓ کے کچھ

واقعات کو بطور نظائر پیش کرتے ہوئے حضرت کشمیریؒ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ضروریات دین میں تاویل کرنے والے کو قتل کرا دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروریات دین میں تاویل موجب کفر ہے۔ آپ نے قادیانی لٹریچر سے وہ حوالے بھی پیش کئے جن سے قادیانیوں کا ضروریات دین میں تاویل کرنے کا جرم نمایاں ہوتا ہے۔ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ قادیانی لٹریچر متواترات دین کے انکار سے لبریز ہے۔ بغرض افادہ عام ہم حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کے بیان سے ایک مختصر فہرست ان متواترات دین کے انکار کی پیش کرتے ہیں۔ جن کے مرتکب قادیانی ہیں:

۱............ ختم نبوت کا انکار اور اس کے اجماعی معنی کی تحریف۔

۲............ دعویٰ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے اس کی تصریح کہ میری نبوت انبیائے سابقین کی نبوت کے مثل ہے۔

۳............ مرزا غلام احمد قادیانی کا خود پر وحی کے نزول کا دعویٰ اور یہ کہ میری وحی قرآن کی طرح واجب الایمان ہے۔

۴............ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسلسل توہین۔ (درآنحالیکہ وہ جلیل القدر نبی تھے)

۵............ آنحضرت ﷺ کی مسلسل اہانت۔ (والعیاذ باللہ)

۶............ اپنے متبعین کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر قرار دینا۔

بلاشبہ قادیانی قول و عمل میں یہ وہ اساسی وجوہ کفر ہیں۔ جن کو حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کی دقت نظری نے گرفت میں لیا اور جس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیرات ایک حقیقت ثابتہ بن کر سامنے آئی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے اس معرکتہ الآراء بیان میں ختم نبوت کا عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت فرمایا اور اس مضمون پر وہ محکم دلائل پیش فرمائے جن سے انکار ممکن نہیں۔ جابجا محدثین اور مفسرین کے اقوال استدلالاً پیش کئے گئے۔ ان بنیادی حقیقتوں پر قادیانی خرافاتی ذخیروں سے حوالے پیش کئے گئے۔ انبیاء کی جو توہین مرزا غلام احمد قادیانی نے کی ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے حافظ ابن تیمیہؒ کی تالیف ''الصارم المسلول'' سے حضرت عمرؓ کا ایک فتویٰ نقل فرمایا جس کا حاصل آنحضرت ﷺ کی شان میں ایک گستاخی کرنے والے کے لئے قتل کا حکم ہے۔ فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے الفاظ یہ ہیں: ''من سب اللّٰہ تعالیٰ او سب احداً من الانبیاء فاقتلوہ۔'' اس مضمون کی مزید تائید میں صدیق اکبرؓ کا بھی ایک فیصلہ عدالت کے روبرو پیش کیا۔

حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے مرزا قادیانی کی ان ہفوات کا بھی ذکر فرمایا جو وہ اپنی نبوت میں بروزی' ظلی' مجازی کی سہ گانہ تقسیم کرتے ہوئے عام مسلمانوں کو مبتلائے فریب رکھنا چاہتا ہے۔ نبوت اور ولایت کا فرق صوفیائے کرام کے اقوال کا صحیح محمل' ان کے شطحیات کا مصداق' اور اس ذیل میں اہم علمی نکات کا ذکر عدالت میں کیا گیا۔ ہم نے اختصار کے پیش نظر اس اہم علمی بیان کے کچھ منتخب علمی اقتباسات پیش کئے۔

شائقین اصل بیان کے مطالعہ کے بعد اس کی قدر و قیمت پر مطلع ہوں گے۔ قادیانیت کے تار و پود بکھیر نے میں حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی زندگی کا ربع حصہ صرف فرمایا ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ حیات مبارکہ میں تو اس حد تک کامیاب ہو چکی تھیں کہ قادیانیوں کا کفر امت کا ایک اتفاقی فیصلہ بن چکا تھا۔ لیکن مشیت الٰہی بعض اوقات عجیب و غریب رخ اختیار کرتی ہے۔ اس جدو جہد کے کچھ مرحلے آپ کی ناسوتی زندگی کے بعد تقدیر الٰہی میں طے تھے۔ قادیانیت پھیلتی رہی۔ ہندوستان و پاکستان کی تقسیم عمل میں آئی۔ سر ظفر اللہ خان قادیانی پاکستانی کابینہ میں ایک موثر و مقتدر شخصیت کا مالک ہوا۔ حالانکہ کل عالم ظفر اللہ خان قادیانی کی قادیانیت اور مشن کو بڑھانے و پھیلانے میں اس کی غیر معمولی دلچسپیوں پر مطلع تھا۔ نتیجتاً پاکستان کے بااقتدار عہدے براہ راست و بالواسطہ قادیانیت کے زیر اثر آتے چلے گئے۔ بلکہ بعد کی اطلاعات سے پاکستانی فوج میں بھی اس ضلالت کے اثرات اپنی جڑیں مضبوط کر رہے تھے۔

دوسری جانب پاکستان میں حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کا حلقہ تلامذہ بھی بدستور تعاقب میں تھا۔ وقفہ وقفہ سے قادیانیت کے خلاف تحریک ابھرتی۔ لیکن انہیں پوری قوت سے کچل دیا جاتا۔ ان ہی تحریکات میں تحفظ ختم نبوت کمیٹی کے ارکان کی بے تحاشا گرفتاری ہے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ بھی حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کے ان قابل ذکر شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے مشن کو اپنے استاد محترم سے ورثہ میں لے کر حق ادا کیا اور اپنی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کے دوران قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر دم لیا۔ اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے زیر قیادت مجلس عمل کا قیام اور علمائے ربانی کی جدو جہد سے مکہ معظمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں قادیانیوں کے کفر کا قطعی فیصلہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان کے عہد میں اس فیصلہ کی پاکستان میں صدائے بازگشت اور یہاں بھی کچھ قیل و قال کے بعد بالآخر قادیانیوں کو عام امت سے جدا فرقہ قرار دینے کی منظوری اور اس طرح ان کے کفر پر عام اتفاق نیز عالم اسلام میں اس فیصلے کے چرچے اور پھر اس تاریخی فیصلہ پر ممالک اسلامیہ کا اتحاد خیال حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کی وفات کے چالیس سال بعد ان کے روحانی اضطراب کے لئے ایک سکون' جدو جہد کی کامیابی کا جانفزا پیغام اور ایک عالم ربانی کی سوز و تڑپ' بے چینیوں اور بے تابیوں کی کامیابی کا ایک ایمان افروز مظاہرہ ہے۔

مصنف (نقش دوام) کا یہ ہرگز دعویٰ نہیں کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے ساتھ اس قادیانیت کے خلاف تحریک میں دوسرے ارباب علم و فکر یا اصحاب عزیمت و ہمت کی شرکت نہیں تھی۔ بلا شبہ ان کی کوششیں اس تحریک کے عناصر میں اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ لیکن اسے تسلیم کرنا ہوگا اور تاریخی وثائق اس دعوے کی پشت پر بہترین دلیل ہیں کہ شاہ صاحبؒ اس تحریک کے قائد اول اور اس کاروان عزیمت کے قافلہ سالار تھے۔ بہر حال دار العلوم دیو بند کی وہ ایک خصوصیت کہ سو سالہ اس آخری عہد میں ابلتے ہوئے ہر فتنے کے لئے اسی کے فرزند سینہ سپر رہے۔ اس امتیاز کا نور حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کی ذات میں جلوہ پذیر ہوا

قسط نمبر 1

دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ کی ہدایت پر آپ کے شاگردان رشید حضرات اکابر دیوبند نے قادیانیت کی تردید میں رسائل لکھے اور رد قادیانیت کے لٹریچر میں ایک گرانقدر ذخیرہ علمی جمع کردیا۔ تب اس زمانہ میں ہمارے مخدوم حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحبؒ نے ''دعاوی مرزا'' رسالہ تحریر فرمایا۔ نئے حوالجات کے ساتھ پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ فلحمدللہ اولاً وآخراً! ادارہ!

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سیدنا محمد المجتبیٰ ومن یھدیہ اھتدیٰ!

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

دنیا میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہوئے اور آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن مرزائی فرقہ ایک عجیب چیستان ہے کہ اس کے دعوے اور عقیدے کا پتہ آج تک خود مرزائیوں کو بھی نہیں لگا جس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ اس فرقے کے بانی مرزا قادیانی نے خود اپنے وجود کو دنیا کے سامنے ایک لاینحل معمے کی شکل میں پیش کیا ہے اور ایسے متناقض اور متضاد دعوے کئے کہ خود ان کی امت بھی مصیبت میں ہے کہ ہم اپنے گرو کو کیا کہیں۔ کوئی تو ان کو مستقل صاحب شریعت نبی کہتا ہے۔ کوئی غیر تشریعی نبی مانتا ہے۔ اور کسی نے ان کی خاطر ایک نئی قسم کا نبی لغوی تراشا ہے اور ان کو مسیح موعود مہدی' اور لغوی یا مجازی نبی کہتا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی کا وجود ایک ایسی چیستان ہے جس کا حل نہیں۔ انہوں نے اپنی تصانیف میں جو کچھ اپنے متعلق لکھا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ متعین کرنا بھی دشوار ہے کہ مرزا قادیانی انسان ہیں یا اینٹ پتھر۔ مرد ہیں یا عورت۔ مسلمان ہیں یا ہندو۔ مہدی ہیں یا حارث۔ والی ہیں یا نبی۔ فرشتے ہیں یا دیو۔ جیسا کہ دعاوی مندرجہ رسالہ ہذا سے معلوم ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر کوئی مرزائی یہ ثابت کردے کہ یہ عبارت مرزا قادیانی کی نہیں تو توفی عبارت دس روپیہ انعام دیا جائے گا۔

مرزائیوں کے تمام فرقوں کو کھلا چیلنج؟

دعویٰ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مرزائی امت کے تینوں فرقے مل کر قیامت تک یہ بھی متعین نہیں کر سکتے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ کیا ہے اور وہ کون ہے اور کیا ہے؟۔ دنیا سے اپنے آپ کو کیا کہلوانا چاہتا ہے؟۔ لیکن جب ہم ان کی تصانیف کو غور سے پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعاوی میں اختلاط واختلاف بھی ان کی ایک گہری چال ہے۔ وہ اصل میں خدائی کا دعویٰ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن سمجھا کہ قوم اس کو تسلیم نہ کرے گی۔ اس لئے تدریج سے کام لیا۔ پہلے خادم اسلام مبلغ بنے۔ پھر مجدد ہوئے۔ پھر مہدی ہوگئے۔ اور جب دیکھا کہ قوم میں ایسے بیوقوفوں کی کمی نہیں جوان کے ہر دعوے کو مان لیں۔ تو پھر کھلے بندوں' نبی' رسول' خاتم الانبیاء وغیرہ سبھی کچھ ہوگئے۔ اور ہونہار مرد نے اپنے آخری دعوے خدائی کی بھی تمہید ڈال دی تھی۔ جس کی تصدیق عبارات مذکورہ ۲۶ تا ۳۰ سے بخوبی ہوتی ہے۔ لیکن قسمت سے عمر نے وفا نہ کی۔ ورنہ مرزائی دنیا کا خدا بھی نئی روشنی اور نئے فیشن کا بن گیا ہوتا۔ خود مرزا قادیانی کی عبارات ذیل میں اس تدریجی ترقی اور اس کے سبب پر ہمارے دعوے کے گواہ ہیں۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''میری دعوت کے مشکلات میں سے ایک رسالت ایک وحی الٰہی ایک مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۳' خزائن ج ۲۱ ص ۶۸)

پھر کہتے ہیں کہ علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوتے ہیں کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے۔ اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے۔

نیز حقیقت الوحی کی عبارت ذیل بھی خود اس تدریجی ترقی کی شاہد ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرزا قادیانی ختم نبوت کے قائل تھے اور کسی نبی کا پیدا ہونا جائز نہ رکھتے تھے۔ اور اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے تھے۔ بعد میں ارزانی غلہ نے نبی بنا دیا۔ لکھتے ہیں:

''اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی تھے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کے متعلق ظاہر ہوتا تھا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدائے تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹' ۱۵۰' روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳' ۱۵۴)

اس کے بعد ہم مرزا قادیانی کے دعاوی خود ان کی تصانیف سے مع حوالہ صفحات نقل کرتے ہیں جو دعوے متعدد کتابوں اور مختلف مقامات پر موجود ہیں۔ بغرض اختصار عبارات تو ان میں سے ایک ہی نقل کر دی گئی ہے۔ باقی کے حوالہ صفحات درج کئے گئے ہیں۔

بندہ محمد شفیع دیوبندی عفی اللہ عنہ وعافاہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

۱......مبلغ اسلام اور مصلح ہونے کا دعویٰ

''یہ عاجز مولف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ بنی اسرائیلی مسیح کے طرز پر کمال مسکینی وفروتنی اور غربت اور تذلل وتواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳)

۲......مجدد ہونے کا دعویٰ

''اب بتلائیں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔'' (ازالہ اوہام ص۱۵۴' خزائن ج۳ ص۱۷۹ ملخص)

۳......محدث ہونے کا دعویٰ

''اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدائے تعالیٰ کی طرف سے امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے۔''

(توضیح المرام ص۱۸' خزائن ج۳ ص۶۰' ازالہ اوہام ص۵۸۷' خزائن ج۳ ص۴۱۶)

۴......امام زماں ہونے کا دعویٰ

''میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا۔ تو ان کا رہبر ہوگا۔'' (ضرورۃ الامام ص۲۶' خزائن ج۱۳ ص۴۹۷)

۵......خلیفہ الٰہی اور خدا کا جانشین ہونے کا دعویٰ

''میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا۔''

(حقیقت الوحی ص۷۶' روحانی خزائن ج۲۲ ص۷۹)

۶......مہدی ہونے کا دعویٰ

اشتہار معیار الاخیار وریویو آف ریلجنز نومبر ودسمبر ۱۹۰۳ء وغیرہ یہ دعویٰ مرزا قادیانی کی اکثر تصانیف میں بکثرت موجود ہے۔ اس لئے نقل عبارت کی حاجت نہیں۔

۷......حارث مددگار مہدی ہونے کا دعویٰ

''واضح ہو کہ یہ پیشین گوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حارث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا۔ جس کی امداد ونصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔ الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشین گوئی اور مسیح کے آنے کی پیشین گوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشین گوئیاں متحد المضمون ہیں۔ اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۹۷' روحانی خزائن ج۳ ص۱۴۱)

۸...... نبی امتی اور بروزی وظلی یا غیر تشریعی ہونے کا دعویٰ

’’اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس سے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔‘‘

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۵)

۹...... نبوت ورسالت دروحی کا دعویٰ

’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) ’’حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ۴۹۸) نیز یہی مضمون (اربعین نمبر ۴ ص ۶ اور نزول المسیح ص ۹۹ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷ میں بکثرت موجود ہے۔

۱۰...... اپنی وحی کے بالکل قرآن کے برابر واجب الایمان قطعی ہونے کا دعویٰ

’’میں خدا کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰ ایضاً ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴ ص ۲۲۰ انجام آتھم ص ۶۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۱۱...... سارے عالم کیلئے مدار نجات ہونے کا دعویٰ اور یہ کہ اپنی امت کے سوا امت محمدیہ کے چالیس کروڑ مسلمان کافر جہنمی ہیں

’’کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول نے تائید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا ورسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۷۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

’’اور اس بات کو تقریباً نو برس کا عرصہ گزر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی۔‘‘

(اربعین نمبر ۳ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۱ حاشیہ)

یہی دعوٰی سیرت الابدال انجام آتھم وغیرہ میں بھی مذکور ہے۔ اور کہتے ہیں کہ: ’’اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘

(اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

جاری ہے!

قادیانی مردہ

ادارہ

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ انسان کے ابتدائے آفرینش سے لے کر اس کے اس دار فانی سے کوچ کرنے کے تمام مراحل ایک نظم وضبط اور حسن انتظام کے ساتھ طے کرواتا ہے۔

پھر یہ انسان اگر حلقہ بگوش اسلام ہو۔ اپنا مدار زندگی دین اسلام کو بنائے اور نجات اور ہدایت کا وہ راستہ اختیار کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پسند کیا ہے تو پھر اس کے تقاضے کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ اب وہ اپنی خواہشات نفس سے نکل کر ایک دین برحق کے غیر متغیر اور غیر مبدل قوانین کو ماننے کا پابند ہو جاتا ہے اور یہی طرز زندگی اس کو رب کریم کے دربار میں سرخرو کردیتی ہے۔

مسلمان کو رب کریم نے اس زندگی کے اندر بہت سے حقوق سے نوازا ہے۔ اگر وہ باپ ہے تو اولاد کے ذمہ اس کے حقوق رکھے ہیں۔ اگر وہ بادشاہ ہے تو رعایا کے ذمہ اس کے حقوق رکھے ہیں۔ ایسے ہی کچھ حقوق مذہبی حقوق کہلاتے ہیں۔ جن میں سے ایک اہم حق مسلمان کو سفر آخرت پر رخصت کرتے وقت پیش آتا ہے اور وہ حق ہے کہ اس کو جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے۔ حاصل یہ ہوا کہ نماز جنازہ کا حق مسلمان کا ہے کسی غیر مسلم کی نماز جنازہ سرے سے ہے ہی نہیں۔

چنانچہ قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ غیر مسلم کی نماز جنازہ ادا کرنے سے ممانعت بیان فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ:

’’ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره ۰ انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون ۰ التوبه:۸٤ ‘‘ ﴿اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)﴾

آیت کریمہ میں غور کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کسی بھی غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اس کی علت یہ بیان کی گئی کہ یہ لوگ اپنے کفر اور اللہ اور اس کے رسول کے انکار کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جنازہ ایک مذہبی حق ہے جس کے یہ لوگ مستحق نہیں۔

یہی اللہ اور رسول کے انکار والی علت قادیانیوں میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ صرف ایک آدھ جگہ پر نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کئی مقامات پر اللہ اور رسول ﷺ اور دیگر انبیاء مقبولین کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا یہ بات قرآن کریم کی آیت مبارکہ کی روشنی میں ثابت ہوئی کہ کسی مسلمان کے لئے کسی قادیانی کا جنازہ پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔

اسی طرح آیت کریمہ میں ایک اور اہم نکتہ کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ جب کسی غیر مسلم کی قبر پر مسلمان کا کھڑا ہونا ممنوع ہے تو اس کی ہمیشہ کی ہمسائیگی قبرستان میں مسلمانوں کے ساتھ کیسے روا ہو سکتی ہے۔ اس لئے کسی غیر مسلم کو

مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ گناہ اور ناجائز ہے۔

ارشاد ربانی ہے:"ولا تقم علیٰ قبرہ" ﴿اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر﴾ سے معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ اسلامی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ غیر مسلموں کے جائے مدفن مسلمانوں سے ہمیشہ الگ رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان اپنے رفقاء کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نوازا جائے گا اور غیر مسلم اپنے کفر کی وجہ سے رب کریم کے عتاب اور عذاب کا مستحق ہوگا۔ اس سے ایک مسلمان کے حقوق کی تلافی ہوگی۔ اس بناء پر بھی کسی غیر مسلم کو مسلمان کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ جس طرح کسی غیر مسلم کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ اس لئے کہ امامت کا حق مسلمان کا ہے اسی طرح اس غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان دفن کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے ساتھ مسلمان کو دفن کرنا یہ اس کا اسلامی حق ہے جو اسلام نے اس کے لئے متعین اور مقرر کر رکھا ہے اور یہ مسئلہ امت مسلمہ کا متفقہ مسئلہ ہے۔ اس میں امت میں سے کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ مذاہب اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی غیر مسلم کو مسلمان کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا اور پھر قادیانی تو صرف غیر مسلم نہیں یہ تو مرتد اور زندیق ہیں۔ ان کو تو شریعت کسی حال میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔

فقہ حنفی کی صراحت

الاشباہ والنظائر۔ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ! میں ابن نجیم (م۹۷۰) میں لکھتے ہیں کہ:

"واذا مات اوقتل علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اھل ملۃ وانما یلقی فی حفرۃ کالکلب" (ص۱۰۱ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی) ﴿اور جب مرتد مرجائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کردیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں بلکہ اسے مردار کی طرح گھڑے میں ڈال دیا جائے۔﴾

اس عبارت میں غور کیجئے کہ اس مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا تو دور کی بات ہے کسی اور ملت کے قبرستان میں دفن کرنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ارتداد اور مرتد ہونے کی وجہ سے صرف گڑھا کھود کر اس میں پھینک دینے کا حکم ہے۔

فقہ مالکی کی صراحت

احکام القرآن مطبوعہ بیروت جلد دوم ص۸۰۲ (مسلسل) پر قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ حضرت امام مالکؒ کے قول پر تفریع کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:"فلا یناکحوا ولا یصلی علیھم فان خیف علیھم الضیعۃ...... دفنو کما یدفن الکلب۔ فان قیل واین یدفنون؟ قلنا لایوذی بجوارھم مسلم" ﴿پس نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے...... اگر یہ سوال ہو کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ان کی ہمسائیگی سے ایذاء نہ دی جائے۔ یعنی مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔﴾

فقہ شافعی کی صراحت

شرح مہذب جلد۵ ص ۲۸۵ مطبوعہ بیروت پر صراحت کے ساتھ ارشاد ہے کہ:''اور نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں۔''معلوم ہوا کہ فقہ شافعی کے اندر بھی غیر مسلموں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

فقہ حنبلی کی صراحت

المغنی مع الشرح الکبیر جلد۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ بیروت اس کتاب کے اندر بھی امام احمدؒ کی طرف سے صراحت کردی گئی ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں کسی صورت میں دفن نہیں جاسکتا۔

مندرجہ بالا تصریحات سے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ شریعت اسلامی کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس سے آگے ہم کہتے ہیں کہ خود مرزا قادیانی اپنی تحریروں بھی تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''حافظ (محمد یوسف پنشنرز) صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت سے بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہوسکتا ہے؟ جب تک اس زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اس افتراء اور جھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔'' (تحفۃ الندوہ ص ۷ خزائن ج۱۹ ص ۹۵)

آگے چل کر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:''پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بغرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوت کی نکل آئے۔ جس کو وہ قرآن شریف کی طرح جیسا کہ میرا دعویٰ ہے خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جس کی صفت میں لاریب ہے۔ جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا۔''

(تحفۃ الندوہ ص ۱۱ خزائن ج۱۹ ص ۹۹)

مرزا کی ان عبارتوں سے تین باتیں واضح ہو رہی ہیں کہ:

۱...... جھوٹا مدعی نبوت کافر اور مرتد ہے۔ اسی طرح اس کے ماننے والے بھی مرتد اور کافر ہیں۔ وہ کسی اسلامی سلوک کے مستحق نہیں۔

۲...... کافر اور مرتد کی نماز جنازہ نہیں اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳...... مرزا غلام احمد قادیانی بھی مدعی نبوت ہے اور وہ اپنی شیطانی وحی کو معاذ اللہ قرآن کی طرح سمجھتا ہے۔

پس اگر سابقہ ادوار کے جھوٹے مدعیان نبوت اس کے مستحق ہیں کہ ان کو اسلامی برادری میں شامل نہ سمجھا

محمد خالد متین

قادیانی قیادت سے چند سلگھتے سوالات

قادیانی جماعت کا تیسرا خلیفہ مرزا ناصر 8 جون 1982ء کو اسلام آباد میں جہنم واصل ہوا تو نئے قادیانی خلیفہ کے انتخاب پر قادیانی جماعت میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ 10 جون 1982ء کو صبح نو بجے کے قریب نئے خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر قادیانی مرکزی عبادت گاہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے باہر زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ خلیفہ کو خدا بناتا ہے۔ یہاں اس عقیدہ سے بحث نہیں۔ صرف یہ بتانا ہے کہ جب مرزا ناصر کا دور اقتدار تھا تب مرزا ناصر کے بیٹے مرزا لقمان کا رشتہ مرزا طاہر کی بیٹی سے طے ہوا تھا۔ یہ دراصل مرزا طاہر کی اپنا آئندہ اقتدار محفوظ کرنے کے لئے کوشش تھی۔ مگر اس وقت اس کوشش کو شدید دھچکا پہنچا جب مرزا لقمان نے مرزا طاہر کی بیٹی کو چھوڑ کر ایک لڑکی میں دلچسپی لینے لگا۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ نیک بخت قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام کی پناہ میں آگئی تو مرزا طاہر نے پھر اپنی بیٹی کے رشتہ کے لئے پیش کش کی۔ اس پر مرزا لقمان کی شادی مرزا طاہر کی بیٹی فائزہ سے ہوگئی۔ قادیانی خلیفہ بے شک قادیانیوں کا خدا ہی بناتا ہوگا۔ لیکن مجھے اس لئے اس تفصیل میں جانا پڑا تاکہ یہ بتاسکوں کہ جس دن مرزا طاہر کی بیٹی اور مرزا ناصر کے بیٹے مرزا لقمان کا رشتہ طے ہوا اسی دن چناب نگر سے خفیہ سرکاری ایجنسی کے اہلکار نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ اس رشتہ کے طے ہونے کے نتیجہ میں اگلے قادیانی خلیفہ کے لئے مرزا طاہر کا نام طے ہوگیا ہے۔ وہ خفیہ رپورٹ اب بھی سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے اور مرزا طاہر کی منافقانہ ذہانت کا واضح ثبوت ہے۔

قادیانی رائل فیملی کے تمام چھوٹے بڑوں میں قادیانی خلافت کے حصول کے لئے لالچ اور اندرونی سازشیں اپنی جگہ۔ لیکن ناظر امور عامہ کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے اس فیملی کے کئی بگڑے ہوئے مغل شہزادے بھی اس عہدہ کی خواہش رکھتے ہوئے آپس میں گتھم گتھا رہتے ہیں۔ موجودہ روایت کے مطابق جس کے سر پر ناظر اعلیٰ کا تاج ہوگا وہی مستقبل کا سربراہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں رائل فیملی کے ارکان میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس عہدہ کو حاصل کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ شعبہ امور عامہ میں ایک خصوصی فنڈ غ/م (غیر معمولی) کی چمک موجود ہے اور اس فنڈ میں سے لاکھوں' کروڑوں روپے کسی خاص مقصد کے لئے کسی کو بھی بطور رشوت دیئے جاسکتے ہیں۔ جس کا اندراج کہیں بھی نہیں ہوتا۔ یہ وہ لاٹری ہے جسے پانے کے لئے کئی قادیانی مغل شہزادے بے چین رہتے ہیں۔

ذکر ہو رہا تھا نئے خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر ہنگامہ آرائی کا۔ مرزا رفیع جب مجلس مشاورت کے اجلاس سے واک آؤٹ کرتا ہوا باہر آیا تو مرزا طاہر کے غنڈوں نے اپنی ایک کار AJK300 میں ڈال کر اسے زبردستی اغوا کرنے کی کوشش کی۔ مگر مرزا رفیع کے حامیوں نے یہ کوشش ناکام بنادی۔ پھر مرزا رفیع اپنے حامیوں کو لے کر چوک

میں آ گیا اور وہاں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر اور اس کے حامیوں نے خلافت کے اصولوں کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور مجھے انتخاب خلافت سے خارج کر دیا ہے جو صراصر ناانصافی ہے۔ مرزا رفیع پر پھر ہنگامہ ہو گیا اور اسے زبردستی گھر پر نظر بند کر دیا گیا۔ بعد ازاں اسے کسی نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد تین بجے کے قریب طاقت اور دھونس کے بل بوتے پر مرزا طاہر کی نام نہاد خلافت کا اعلان کر دیا گیا۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ مرزا طاہر بنیادی طور پر ایک اوباش اور آوارہ مزاج شخص تھا۔

28 مئی 1974ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلبہ پر بے رحم تشدد اور زدوکوب کرنے والے شرپسندوں کی قیادت مرزا طاہر ہی کر رہا تھا۔ جن لوگوں نے مرزا رفیع سے رابطہ کرنے کی کوشش کی انہیں بتایا گیا کہ وہ گھر پر نہیں ہے۔ ہم تو صرف مکان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ بعد ازاں 26 جولائی 1982ء کو مرزا رفیع کو دل کی تکلیف ہوگئی جس پر اسے لاہور کے شیخ زید ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ مرزا طاہر نے خلافت کا عہدہ سنبھالتے ہی مرزا رفیع کو ''مدرسہ احمدیہ'' کی ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا۔ پھر 12 اگست 1982ء کو مرزا طاہر نے جماعت پر اپنی گرفت مظبوط کرنے کے لئے مرزا رفیع احمد سمیت متعدد با اثر عہدیداروں کو جماعت سے نکال دیا اور قادیانی تنظیموں انجمن احمدیہ' انصار اللہ' خدام الاحمدیہ اور دوسری اہم تنظیموں کے عہدیداروں میں ردوبدل کر کے اپنے گروپ کے حامیوں کی تقرری کی۔ بیرونی مشنوں کی تجدید بیعت سے انکار کے بعد اپنے ہم خیال نئے مبلغ اور انچارج مقرر کیے۔

مرزا طاہر اور مرزا رفیع کے یہ اختلافات جب شدت اختیار کر گئے تو سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی' ایم ایم احمد قادیانی اور ڈاکٹر عبد سام قادیانی نے رفیع احمد کی منت سماجت کی مگر وہ نہ مانا۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی کی بیٹی امت الحفیظ کی مداخلت سے مرزا رفیع اور مرزا طاہر کے درمیان صلح کرا دی گئی۔ عارضی طور پر یہ اختلاف دب گیا مگر مرزا طاہر نے مرزا رفیع کے حامیوں کو پھر تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر اختلافات پھر ابھر کر سامنے آ گئے۔ مرزا رفیع نے مرزا طاہر پر الزام لگایا کہ وہ میرے خاندان کی غیر محسوس انداز میں نسل کشی کر رہا ہے۔ کیونکہ میرے دونوں لڑکوں مرزا طیب اور مرزا صمد کے گھر سے کوئی اولاد نہیں ہو رہی۔

مرزا رفیع کو جب دیوار سے لگا دیا گیا تو کئی بے گناہ اس ایک شخص کی وجہ سے شہر بدر کر دیئے گئے۔ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ جس شخص سے مرزا رفیع کی تعریف سن گئی یا جس جگہ پر اس کا ذکر ہو گیا۔ اس شخص پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دیئے گئے۔ رحمت بازار چناب نگر میں ایک بیوہ عورت اپنے دو بیٹوں محمد اسلم اور محمد اشرف کے ساتھ رہ رہی تھی۔ غریب عورت تھی۔ لوگوں کے گھروں میں برتن دھو کر اس نے بیٹوں کو پالا پوسا۔ بیٹے بڑے محنت والے تھے۔ اسی بازار میں ایک پھٹے پر گرمیوں میں برف اور سردیوں میں کوئلہ بیچنے لگے۔ تھوڑی سی خوشحالی گھر میں آئی۔ ماں بھی خوش تھی کہ دن پھر گئے۔ ایک روز کسی نے ان کی برف کی دکان پر میاں رفیع کی چند باتیں کر دیں۔ رپورٹ ہوئی اور خلیفہ وقت کا حکم بذریعہ امور عامہ آ گیا کہ صبح کا سورج طلوع ہونے سے قبل شہر چھوڑ دو۔ ورنہ جماعت کے اہلکار یہ خدمات انجام

دیں گے۔ بیوہ عورت جس نے بڑی مشکل سے اچھے دن دیکھے تھے اور اپنے خاندان میں اکیلی قادیانی تھی بہت روئی' پیٹی' چلائی' فریادیں کی۔ سر پٹیا مگر بادشاہ سلامت کا حکم آخری تھا۔ چاروناچار جو کچھ اٹھا سکے اٹھا کر فیصل آباد چلے گئے اور وہاں سے کراچی۔ بعدازاں قادیانیت سے تائب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتیں ان پر نچھاور کیں۔ بڑا بھائی دوبئی میں سپیئر پارٹس کا بزنس کر رہا ہے اور چھوٹا بھائی پی آئی اے میں ملازمت اور کرکٹ کا شاندار کھلاڑی بھی۔ یہ بات آج تک سمجھ نہیں آئی کہ مرزا رفیع کا کردار اگر ایسا تھا کہ جو کوئی بھی اس کے ساتھ نظر آیا شہر بدر ہوا تو اتنے خاندانوں کو اجاڑنے کے بجائے اس اکیلے رفیع کو شہر بدر کیوں نہ کر دیا گیا؟۔ اس پر کسی سر پھرے قادیانی نے چبھتا ہوا فقرہ کسا کہ: ''پانی کے سینکڑوں ڈول کنویں سے نکال پھینکے گئے مگر کتا کنویں کے اندر ہی رہا۔''

مرزا رفیع اور مرزا طاہر کے اختلافات عمر بھر رہے۔ دونوں ایک دوسرے پر فنڈ زکی خورد برد' اختیارات سے تجاوز اور جنسی نوعیت کے شرمناک الزامات لگاتے رہے۔ قادیانی خلیفہ مرزا طاہر 19 اپریل 2003ء کو مرزا رفیع کی زندگی میں مرا۔ لیکن مرزا رفیع مرزا طاہر کی تدفین میں شرکت کے لئے لندن گیا اور نہ ہی غائبانہ جنازہ چناب نگر میں شریک ہوا۔ سب سے بڑھ کر قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرزا رفیع نے تاحیات مرزا طاہر کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا۔

اب مرزا رفیع 15 جنوری 2004ء کو صبح ڈھائی بجے فضل عمر ہسپتال چناب نگر میں بعارضہ قلب فوت ہوا۔ مرزا رفیع' مرزا بشیر الدین محمود وسارہ بیگم کا بیٹا اور ڈاکٹر اسحٰق کا داماد تھا اور مصدقہ اطلاع کے مطابق مرزا رفیع نے مرزا طاہر کی طرح موجودہ خلیفہ مرزا مسرور سے بھی بیعت نہیں کی تھی۔ وہ واقف زندگی تھا جس کا وقف ختم کر دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود نہ صرف مقامی امیر و ناظر اعلیٰ مرزا خورشید نے اس کا جنازہ پڑھایا بلکہ اسے ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن کیا گیا۔ اس سلسلہ میں قادیانی قیادت سے چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں کہ:

1............ کیا قادیانی جماعت کوئی مثال دے سکتی ہے کہ کسی کا وقف ختم کر دیا گیا ہو اور اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا ہو؟۔

2............ جس قادیانی نے خلیفہ کی بیعت سے انکار کیا اور اس کا نماز جنازہ مقامی امیر و ناظر اعلیٰ پڑھائے بلکہ وہ بہشتی مقبرہ میں بھی دفن ہو؟۔

3............ کیا قادیانی جماعت یہ ثابت کر سکتی ہے کہ مرزا رفیع نے کبھی مرزا طاہر یا مرزا مسرور کی بیعت کی ہو؟

4............ مرزا رفیع نے مرزا طاہر پر جو سنگین الزامات لگائے تھے کیا اس نے اپنی زندگی میں یہ الزامات واپس لئے تھے؟۔

5............ قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ جو شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہوتا ہے وہ ''جنتی'' ہے۔ کیا یہ سمجھنا چاہئے کہ مرزا رفیع نے مرزا طاہر کے ساتھ جو اختلاف کیا تھا۔ بیعت نہیں کی اور سنگین الزامات لگائے تھے۔ اس کے صلہ میں وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ جبکہ مرزا طاہر اس ''نعمت'' سے محروم رہا؟۔

کیا قادیانی قیادت ان سوالات کے جوابات دینا پسند کرے گی......؟۔

مولانا اللہ وسایا

ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

۲۰۰۲ء/ میں ووٹر فارم سے الیکشن حکام کی قادیانیت نوازی یا ان میں گھسے ہوئے قادیانی عناصر کی سازش سے ختم نبوت کا حلف نامہ حذف ہوا۔ اس کی بحالی کے لئے اسلامیان پاکستان اور تمام دینی جماعتوں نے جدوجہد کی۔

اس کی ''سرگزشت'' جولائی ۲۰۰۲ء/ سے دسمبر ۲۰۰۲ء/ تک پانچ قسطیں شائع ہوئیں۔

حال ہی میں پھر قادیانی سازش نے سر اٹھایا۔ بحال شدہ حلف دوبارہ حذف کر دیا گیا۔ اب پھر امت کی کوشش سے بحال ہوا۔ اس لئے دوبارہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اس پوری ''سرگزشت'' کو قلمبند کر دیا جائے۔

یہ قسط نمبر ۶ ہے۔ سلسلہ کے لئے دسمبر ۲۰۰۲ء/ کا لولاک ملاحظہ کیا جائے۔ مرتب

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۲۸/ اپریل ۲۰۰۲ء/ سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی کے کام کا آغاز ہوا۔

۲۸/ اپریل سے ۲۷/ مئی ۲۰۰۲ء/ تک کی رپورٹ ماہنامہ لولاک دسمبر ۲۰۰۲ء/ تک پیش کی جا چکی ہے۔

مجھے اعتراف ہے کہ مکمل رپورٹ پیش نہ ہو سکی ہوگی۔ بعض علاقوں میں حلف کی بحالی کے لئے جو جدوجہد ہوئی اس کی رپورٹیں میسر نہ آ سکنے کے باعث شامل اشاعت نہ ہو سکی ہونگی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے جتنا ہو سکا قلم بند کر دیا گیا۔ آج ۲۸/ مئی سے قلمی سفر کا آغاز کرتے ہیں۔

۲۸/ مئی ۲۰۰۲ء/ کو کل پاکستان جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن امیر مرکزیہ کل پاکستان جمعیت علماء کی دعوت پر ان کی صدارت میں صبح دس بجے فلیٹیز ہوٹل لاہور میں تمام دینی وسیاسی رہنماؤں کا اجلاس منعقد ہوا۔

شرکاء اجلاس کے اسمائے گرامی اور دستخطوں پر مشتمل ان کا عکس

ملاحظہ فرمائیں:

Ref. # : ____________

Date : 18.5.2002

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مرکزی دفتر جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

JAMIAT ULAMAE ISLAM - PAKISTAN

CENTRAL OFFICE: JAMIA MADNIA, KAREEM PARK, RAVI ROAD, LAHORE-2.
PHONE: 0092-42-7720944

(1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست اسمائے گرامی شرکاء وفود ... آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس ۱۸ مئی ۲۰۰۲ء

دستخط	پارٹی	عہدہ	نام	نمبر شمار
	جمعیۃ علماء اسلام پاکستان	امیر	مولانا فضل الرحمٰن	1.
	جماعت اسلامی پاکستان	قیم	سید منور حسن	2.
	جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی	مہتمم	ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر	3.
	[illegible]	نائب امیر	[illegible]	4.
	جمعیت علماء پاکستان	Senior Vice President نائب صدر	[illegible] محمد [illegible]	5.
	جمعیۃ علماء اسلام	[illegible]	[illegible]	6.
	جمعیت [illegible] پاکستان	[illegible]	[illegible]	7.
	جمعیت علمائے اہل حدیث	جنرل سیکرٹری	حکیم ارشد اقبال	8.
	تنظیم الاخوان پاکستان	سیکرٹری جنرل	[illegible]	9.
	مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان	سیکرٹری اطلاعات	محمد سلیم بادشاہ	10.
	تحریک نفاذ فقہ جعفریہ	صدر	سید ساجد علی نقوی	11.
	[illegible] ختم نبوت		صاحبزادہ فاروق محمود	12.
	تنظیم اسلامی	امیر	ڈاکٹر اسرار احمد	13.
	پاکستان جمہوری پارٹی	صدر	نوابزادہ نصراللہ خان	14.
	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ		[illegible]	15.
	مرکزی جمعیت اہل حدیث	امیر	ساجد میر	16.
	جمعیۃ علماء اسلام پاکستان	سیکرٹری جنرل	[illegible]	17.
	پاکستان شریعت کونسل	سیکرٹری جنرل	[illegible]	18.
	پاسبان ختم نبوت پاکستان	ناظم اعلیٰ	محمد ممتاز اعوان	19.
	جمعیت اہلحدیث پاکستان	امیر	ریاض الرحمٰن یزدانی	20.
	جماعۃ الدعوۃ پاکستان	مسئول	حافظ عبدالرحمٰن مکی	21.
	اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان	نائب امیر	اشرف علی	22.
	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	ناظم	مفتی محمد جمیل خان	23.

Ref. # : ____________

Date : 28 5 2002

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مرکزی دفتر: جامعہ مدنیہ، کریم پارک، راوی روڈ، لاہور

JAMIAT ULAMAE ISLAM - PAKISTAN

CENTRAL OFFICE: JAMIA MADNIA, KAREEM PARK, RAVI ROAD, LAHORE-2.
PHONE: 0092-42-7720944

(۲)

نمبر شمار	نام	عہدہ	پارٹی	دستخط
.24	صاحبزادہ محمد فضل کریم	صدر	جمعیت علماء پاکستان (ن)	[signature]
.25	محمد عبدالرحیم	مرکزی رہنما	〃 〃 〃 〃	[signature]
.26	[illegible]	سیکرٹری جنرل	انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ	[signature]
.27	ڈاکٹر [illegible] سلیم اللہ	صدر	جمعیت علماء پاکستان (نورانی)	[signature]
.28	ملک عبدالقیوم	مرکزی نائب صدر	ملت پارٹی	[signature]
.29	قاضی عبدالقدیر خاموش	مرکزی صدر	جمعیت علماء اہل حدیث	[signature]
.30	سید [illegible]	[illegible]	[illegible]	[signature]
.31	صاحبزادہ [illegible]	مرکزی امیر	تحریک تعلیمات القرآن	[signature]
.32	[illegible]	[illegible]	[illegible] ختم نبوت [illegible]	[signature]
.33	محمد حنیف [illegible]	ناظم اعلیٰ	وفاق المدارس العربیہ پاکستان	[signature]
.34	[illegible]	ناظم مالیات	مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان	[signature]
.35	[illegible]	امیر	[illegible]	[signature]
.36	[illegible]	نائب [illegible]	[illegible]	
.37	[illegible]	مبلغ	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت [illegible]	[signature]
.38	[illegible]	مرکزی [illegible]	[illegible]	[signature]
.39	سعید [illegible]	[illegible] 2	[illegible]	[signature]
.40	[illegible]	چیئرمین	پاکستان تحریک [illegible]	[signature]
.41	[illegible]	[illegible]	[illegible] اسلام	[signature]
.42	[illegible]	صدر	تحریک [illegible]	[signature]
.43	[illegible]	[illegible] شوریٰ	تنظیم الاخوان	[signature]
.44	[illegible]	[illegible]	[illegible] اسلامی	[signature]
.45	[illegible]	امیر [illegible]	[illegible]	[signature]
.46	عاکف سعید	نائب امیر تنظیم	تنظیم اسلامی	[signature]
.47	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[signature]

Ref. # : ______________

Date : ______________

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مرکزی دفتر: جامعہ مدنیہ، کریم پارک، راوی روڈ، لاہور

JAMIAT ULAMAE ISLAM - PAKISTAN

CENTRAL OFFICE: JAMIA MADNIA, KAREEM PARK, RAVI ROAD, LAHORE-2.
PHONE: 0092-42-7720944

نمبر شمار	نام	عہدہ	پارٹی	دستخط
.48	ڈاکٹر عبدالحق	ناظم اعلیٰ	تنظیم اسلامی	عبدالحق
.49	مفتی شمس الحق		جمعیت علماء اسلام	مفتی شمس الحق
.50	علامہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.51	[illegible]	مرکزی دفتر	〃	[illegible]
.52	نعیم رضوی	صدر لاہور	پاکستان جمہوری پارٹی	[illegible]
.53	حبیب الرحمٰن نیازی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.54	محمد اسعد نیاز	چیئرمین	مجلس علماء کونسل پاکستان	[illegible]
.55	[illegible]		[illegible]	[illegible]
.56	عبدالرزاق	[illegible]	مجلس احرار اسلام [illegible] لاہور	[illegible]
.57	[illegible]	مرکزی دفتر	[illegible]	[illegible]
.58	رانا مبارک علی			رانا مبارک علی
.59	[illegible]	[illegible]	خانقاہ سراجیہ [illegible]	[illegible]
.60	[illegible]	[illegible]	[illegible] پاکستان	[illegible]
.61	محمد اسماعیل شجاع آبادی	مرکزی ناظم	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	محمد اسماعیل [illegible]
.62	عزیز الرحمٰن	مبلغ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور	[illegible]
.63	مولانا [illegible]	سرپرست اعلیٰ	مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان	[illegible]
.64	سید [illegible] شاہ	سیکرٹری جنرل	مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان	[illegible]
.65	سید [illegible]	[illegible]	جمعیت علماء اسلام پاکستان	[illegible]
.66	میاں محمد [illegible]	رکن ختم نبوت	مرکزی ختم نبوت پاکستان	[illegible]
.67	[illegible]	[illegible]	جمعیۃ العلماء الاسلام پاکستان	[illegible]
.68	محمد [illegible] درانی	[illegible]	جمعیت علماء اسلام [illegible] پاکستان	[illegible]
.69	حافظ [illegible]		جمعیت علماء اسلام پاکستان	[illegible]
.70	محمود [illegible]	امیر [illegible]	جمعیت علماء اسلام پاکستان	[illegible]
.71	میاں عبدالرحمٰن	ناظم [illegible]	جمعیت علماء اسلام پاکستان	[illegible]

Ref. # : ____________

Date : ____________

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مرکزی دفتر: جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

JAMIAT ULAMAE ISLAM - PAKISTAN

CENTRAL OFFICE: JAMIA MADNIA, KAREEM PARK, RAVI ROAD, LAHORE-2.
PHONE: 0092-42-7720944

نمبر شمار	نام	عہدہ	پارٹی	دستخط
.72	رئیس محمد طیب	[illegible]	جمعیت علماء اسلام	[signature]
.73	خادم حسین فاروقی	[illegible]	جمعیت علماء اسلام [illegible]	[signature]
.74	[illegible]	[illegible]	[illegible] ڈیرہ غازیخان	[signature]
.75	[illegible]	کارکن	پیپلز پارٹی	
.76	حافظ [illegible]	ناظم [illegible]	جمعیت علماء اسلام	[signature]
.77	محمد سلیم	ممبر	[illegible]	[signature]
.78	محمد [illegible]	[illegible]	جمعیت علماء اسلام	[signature]
.79	[illegible]	[illegible]		
.80	نذیر احمد		[illegible]	[signature]
.81	میاں امتیاز احمد	+	تنظیم اسلامی	[signature]
.82	سردار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[signature]
.83	ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی	ناظم اعلیٰ	جامعہ نعیمیہ لاہور	[signature]
.84	سید عطاء المؤمن شاہ بخاری	امیر مجلس احرار اسلام پاکستان	مجلس احرار الاسلام پاکستان	[signature]
.85	عبدالرزاق	جمعیت علماء اسلام	ناظم اعلیٰ شالیمار ٹاؤن	[signature]
.86	[illegible]	تحریک [illegible]	مرکزی [illegible]	[signature]
.87	حافظ محمد صدیق	[illegible]	[illegible]	[signature]
.88	محمد سلیم [illegible]	[illegible]	[illegible] تحریک	[signature]
.89	عطاء المہیمن بخاری	امیر مجلس احرار اسلام	مجلس احرار اسلام	[signature]
.90	مفتی محمد عثمان یار خان	ناظم نشریات	سواد اعظم اہلسنت پاکستان	[signature]
.91	ضیاء الرحمٰن		جمعیت علماء اسلام	[signature]
.92	پروفیسر خالد شبیر احمد	سیکرٹری جنرل	مجلس احرار اسلام پاکستان	[signature]
.93	سید محمد کفیل بخاری	ڈپٹی سیکرٹری جنرل	مجلس احرار اسلام پاکستان	[signature]
.94	میاں محمد اویس	ڈپٹی سیکرٹری جنرل	مجلس احرار اسلام پاکستان	[signature]
.95				

55

پورا دن اجلاس جاری رہا۔ ظہر کے لئے وقفہ ہوا۔ پھر اجلاس عصر تک جاری رہا۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم نے جامع مانع مختصر صدارتی خطاب میں اجلاس کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اجلاس کو باضابطہ چلانے کے لئے سٹیج سیکرٹری کے فرائض کل پاکستان جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عبدالغفور حیدری نے سرانجام دیئے۔ صدارتی خطاب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کے لئے فقیر راقم الحروف کو خطاب کا حکم ہوا۔ فقیر نے پوری صورتحال چند منٹوں میں عرض کی۔ اس کے بعد ہر جماعت کے ایک ایک نمائندہ کو اجلاس سے خطاب وتجاویز دینے کا اعلان ہوتا رہا۔ بھرپور نمائندہ اجلاس تھا۔ تمام دینی وسیاسی جماعتوں کی بھرپور نمائندگی موجود تھی۔ عصر کی نماز سے قبل مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا۔ جو یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں شامل جماعتوں کے رہنماؤں کے طویل اجلاس اور مشاورت کے بعد درج ذیل مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جارہا ہے:

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔ اسلئے قیام پاکستان سے لے کر اب تک اس مسئلہ کے سلسلے میں تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر لائحہ عمل اختیار کیا۔ 53ء کی تحریک ختم نبوت اور 74ء کی قومی اسمبلی میں قادیانیت سے متعلق ترامیم کی منظوری اور ضیاء دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموس رسالت قانون کی منظوری تک امت مسلمہ نے اپنے رہنماؤں کی قیادت میں بے بہا قربانیاں دیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی حکومت بھی اپنی تمام تر خواہشات اور امریکہ ومغرب کے دباؤ کے باوجود ان آئینی دفعات میں تبدیلی کے بارے میں سوچنے کی جرأت نہ کر سکی۔ گزشتہ دور حکومت میں جب بھی ان آئینی دفعات کو غیر مؤثر بنانے کی کوشش کی گئی تو پوری قوم متفقہ طور پر کھڑی ہوگئی اور بھرپور مزاحمت کی۔ جس کی وجہ سے حکومت وقت کو اپنے فیصلے واپس لینے پڑے۔

موجودہ حکومت نے جب 12 اکتوبر کو آئین معطل کیا اور PCO کے تحت نظام حکومت قائم ہوا تو عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت قوانین اور دوسری اسلامی دفعات کے معطل ہونے کا اندیشہ ہوا جس پر مذہبی جماعتوں اور مسلمانان پاکستان نے صدائے احتجاج بلند کی، جس کے بعد حکومت نے ان دفعات کو پی سی او کے تحت تحفظ فراہم کردیا۔ اس پر پوری قوم نے اطمینان کا سانس لیا۔ لیکن قادیانی سازشی عناصر زیر زمین سازشوں میں مصروف رہے، اور جب موجودہ حکومت نے جداگانہ انتخاب ختم کر کے مخلوط انتخابات کا اعلان کیا تو اس سے فائدہ اٹھا کر الیکشن کمیشن کے بعض عناصر نے ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ خارج کردیا۔ حالانکہ اس سے قبل جب بھی مخلوط انتخابات ہوئے یہ حلف نامہ شامل تھا، اور پوری دنیا میں بھی مخلوط انتخابات کے باوجود ووٹر لسٹ میں مذہب کا تشخص کیا جاتا ہے اس بناء پر امریکہ وبرطانیہ وغیرہ میں مختلف مذاہب سے متعلق ووٹروں کی تعداد معلوم اور متعین ہے۔ قادیانی گروہ آج تک نہ آئینی ترمیم کو تسلیم کرتا تھا اور نہ ہی غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے ووٹر لسٹ میں نام درج کراتا۔ مسلمانوں والا فارم حلف نامہ کی وجہ سے بھرتا نہیں تھا۔ اس حلف نامہ کے ختم ہوتے ہی قادیانی گروہ نے اندراج کا وقت ختم ہونے کے باوجود ہزاروں نام ووٹر لسٹ میں درج کرادیئے ہیں جس کی وجہ سے امتناع قادیانیت ایکٹ اور آئین غیر مؤثر ہوگیا ہے جس سے مسلمانان پاکستان سخت تشویش میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اس سنگین صورتحال کے پیش نظر یہ اجلاس متفقہ طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ ووٹر لسٹ فارم میں حلف نامہ کو حذف کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔ بصورت دیگر آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کا اتفاق ہے کہ مسلمان اکثریت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ حکومت کے غیر آئینی اور غیر شرعی اقدام کے خلاف تحریک چلائیں۔

قادیانی جنازہ

ادارہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۰ امابعد!

مسلمانان عالم کا چودہ سو سال سے یہ متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی‘ رسول اور پیغمبر ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت کی صبح تک کسی قسم کا کوئی نبی‘ رسول اور پیغمبر نہیں ہوگا۔

یوں تو رحمت عالم ﷺ کے بعد بہت سے لوگوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ ان تمام مدعیان نبوت کے فتنہ سے بڑھ کر ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا۔ بلکہ اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیا۔

بلکہ اس سے بڑھ کر یہاں تک کہہ دیا کہ: ’’ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں‘ عیسائیوں‘ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

اسلام کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ وحی نبوت کا دروازہ آنحضرت ﷺ کے بعد بند ہو چکا ہے۔ حضور ﷺ کے بعد جو وحی نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن قادیانی گروہ مرزا قادیانی کی خرافات کو وحی کا درجہ دے کر اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

(۱)...... ’’اور میں جیسا کہ قرآن پاک کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶‘ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

(۲)...... ’’مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ‘ انجیل اور قرآن پر۔‘‘

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۱۲‘ خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴)

(۳)...... ’’جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱‘ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جو حضور ﷺ کے بعد معجزہ دکھانے کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ قادیانی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نام نہاد وحی کے ساتھ اس کے ’’معجزات‘‘ پر بھی ایمان لاتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے معجزات کو نعوذ باللہ قصے اور کہانیاں قرار دیتے ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کو اس صورت میں نبی ماننے کے لئے تیار ہیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی

کو بھی نبی مانا جائے۔ ورنہ ان کے نزدیک نہ حضور ﷺ نبی ہیں اور نہ ہی دین اسلام دین۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ: ”وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی مناسبت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ احکامات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ سوایسا دین بنسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔“ (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۱۳۹، خزائن ج۲۱ ص۳۰۶)

قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے کہ: ”ہم حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔......... قرآن کریم پر یقین اس (مرزا قادیانی) کے کلام کی وجہ سے ہوا اور محمد ﷺ کی نبوت پر یقین اس (مرزا قادیانی) کی نبوت سے ہوا ہے۔“

(الفضل قادیان ج۱۳ نمبر۳/ ۱۱ جنوری ۱۹۲۵ء)

قادیانیوں کی مندرجہ بالا عبارتوں سے واضح ہے کہ اگر مرزا قادیانی پر وحی کے نزول کو تسلیم نہ کیا جائے اور مرزا قادیانی کو نبی نہ مانا جائے تو آنحضرت ﷺ کی نبوت ان کے نزدیک باطل ہے۔ مرزا قادیانی ایسے دین کو نعوذ باللہ لعنتی، شیطانی اور قابل نفرت ہونے کا اقرار کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہئے کہ اس سے بڑھ کر کوئی کفر والحاد زندقہ اور بددینی ہو سکتی ہے؟۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ محمد رسول (ﷺ) ہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی ایک غلطی کے ازالہ میں اپنے الہام کی بنا پر دعویٰ کیا ہے کہ: ”وہ خود محمد رسول اللہ ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲، خزائن ج۱۸ ص۲۱۶) چونکہ قادیانی مرزا غلام احمد کی خرافات کو وحی قطعی قرار دے کر اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اس لئے وہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ قرار دیتے ہیں اور جو مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ تسلیم نہ کرے اسے کافر قرار دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

قرآن کریم اور متواتر احادیث کی بنیاد پر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا اور وہ قرب قیامت میں نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں اٹھائے گئے اور قرآن وحدیث میں جس عیسیٰ کے اٹھانے کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔ قادیانیوں کے اس طرح بے شمار زندیقانہ عقائد ہیں۔ جن پر علماء امت نے بے شمار کتابیں تحریر فرمائیں۔ جس سے مرزائیوں کا کافر، مرتد اور زندیق ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

نماز جنازہ صرف مسلمان کی پڑھی جاتی ہے۔ کسی غیر مسلم کی نہیں۔ قرآن کریم میں ہے: ”ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره ۰ انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون (التوبه: ۸۱)“ ﴿اور ان میں کوئی مر جائے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ (دفن کے لئے) اس کی قبر پر کھڑے ہوئیے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور حالت کفر میں ہی مرے ہیں۔﴾

اور تمام فقہاء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ جنازہ کے صحیح ہونے کے لئے میت کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ غیر

مسلم کا جنازہ بالاتفاق ناجائز ہے۔ نہ اس کے لئے دعاء مغفرت کی اجازت ہے اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

لہٰذا تمام مسلمانوں سے استدعا ہے کہ وہ قادیانیوں کے جنازہ میں شریک نہ ہوں اور نہ ہی انہیں اپنے جنازہ میں شریک کریں۔ بایں ہمہ اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی کے جنازہ میں شرکت کرتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہوں گی:

(الف)...... اگر اسے قادیانیوں کے کفریہ عقائد معلوم ہوں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور اس کی (نام نہاد) وحی پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے۔ ان کفریہ عقائد کے معلوم ہونے کے باوجود وہ قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے جنازہ میں شرکت کرتا ہے تو ایسے مسلمان کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرانی چاہئے۔ کیونکہ ایک مرتد اور زندیق کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ اس لئے اس کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی فسخ ہو گیا اور اگر کسی ایسے مسلمان نے حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہے۔

(ب)...... اور اگر معلوم نہیں تو علی الاعلان توبہ کرے اور یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے جنازہ میں شرکت نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے معصوم بچوں کا جنازہ بھی قادیانیوں کے نزدیک جائز نہیں۔

چنانچہ قادیانیوں کا دوسرا نام نہاد خلیفہ مرزا محمود انوار خلافت میں لکھتا ہے کہ:

''ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی (مسلمان) تو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا منکر نہیں؟۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟۔ (انوار خلافت ص۹۳)

اخبار الفضل قادیان ۲۳/اکتوبر ۱۹۲۲ء مرزا محمود کا ایک فتویٰ شائع ہوا کہ: ''جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے۔ اس طرح ایک غیر احمدی (مسلمان) کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جا سکتا۔''

چنانچہ اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ آنجہانی ظفر اللہ خان قادیانی نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ منیر انکوائری کمیشن نے جب ظفر اللہ قادیانی سے یہ سوال کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ: ''نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ احمدیوں کو کافر مرتد قرار دے چکے تھے۔ اس لئے میں اس نماز جنازہ میں شرکت کا فیصلہ نہ کر سکا۔ جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ص۲۱۲)

لیکن جب عدالت سے باہر یہ بات پوچھی گئی تو اس نے جواب دیا کہ: ''آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔'' (روزنامہ زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

کس قدر شرم کی بات ہے کہ قادیانی مسلمانوں کو ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی طرح کافر سمجھیں اور ان کے بڑے سے بڑے آدمی کے جنازہ حتیٰ کہ معصوم بچوں کے جنازہ میں بھی نہ کریں اور کیا مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ وہ قادیانی مرتد کا جنازہ پڑھیں۔ کیا ان کی غیرت اس کو برداشت کر سکتی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

ڈگری کالج ماتلی کے قادیانی پروفیسر کا تبادلہ

ڈگری کالج ماتلی کا اسسٹنٹ پروفیسر عمر نامی قادیانی تھا۔ حیدرآباد سے ماتلی اس کا تبادلہ ہوا۔ اس قادیانی نے ڈگری کالج میں کچھ عرصہ بعد اپنے پریڈ میں قادیانیت کے نظریات پھیلانے شروع کئے۔ طلباء کو شک ہوا کہ یہ قادیانی ہے۔ انہوں نے کلاس میں ختم نبوت کے سٹیکرز لگادیئے۔ قادیانی پروفیسر عمر نے غصہ سے سٹیکرز اتار کر جیب میں ڈال لئے۔ طلباء کو کہا کہ یہ کالج ہے۔ دینی درس گاہ نہیں۔ طلباء نے کہا جناب اور جماعتوں کے سٹیکرز لگے ہیں۔ وہ تو آپ نے اتارے نہیں۔ یہ تو قادیانیوں کے خلاف تھے۔ جو آئین پاکستان و اسلام کی رو سے کافر ہیں۔ یہ کیوں اتارے؟۔ قادیانی پروفیسر نے کہا کیا میں کافر ہوں؟۔ طلباء نے کہا کہ کیا جناب قادیانی ہیں۔ اس نے دبے لفظوں میں کہا کہ ہاں! یہاں سے اس کے قادیانی ہونے کا بھانڈا پھوٹا۔ طلباء کا وفد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی شہر کے عہدیداران سے ملا۔ اگلے دن علمائے کرام کے اجلاس میں شہر بھر کی تمام دینی مذہبی جماعتوں کے نمائندگان وخطباء نے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد حسین الحسینی، حضرت مولانا جمیل احمد، حضرت مولانا محمد رمضان آزاد، حضرت مولانا عبدالستار فاروقی، حضرت مولانا عبدالعزیز نظامانی، حضرت مولانا محمد انور کمبوہ، حضرت مولانا گل حسن انور، جناب اعجاز احمد سنگھانوی پر مشتمل وفد نے کالج کے پرنسپل سے ملاقات کی اور تمام صورت حال سے پرنسپل صاحب کو آگاہ کیا کہ کس طرح دھیرے دھیرے یہ پروفیسر اپنی ارتدادی مہم کو آگے بڑھا رہا ہے۔ محکمہ تعلیم کے افسران تک شکایت پہنچائی گئی۔ چنانچہ وہاں سے اس قادیانی کا تبادلہ کردیا گیا۔

نظیف احمد میرپورخاص کا ترک قادیانیت

نظیف احمد ولد نصیر احمد قوم جٹ مہار رہائش مکان ۹۴ ڈی پنہور کالونی سٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص سندھ قادیانی تھے۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ قادیانیت سے متعلق ان کو کچھ شبہات پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی و حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن فیض مدینہ مسجد شاہی بازار میرپور سے ملاقاتیں ہوئیں اور فتنہ قادیانیت سے متعلق اہل اسلام کا نقطہ نظر معلوم کیا۔ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یکم مارچ ۲۰۰۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی کے ہاتھ پر انہوں نے قادیانیت و بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ اللہ رب العزت انہیں استقامت علی الاسلام نصیب فرمائیں۔ آمین!

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سکھر کی تشکیل

سکھر میں تمام دینی جماعتوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں قادیانی سازشوں سے عوام کو باخبر رکھنے کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب عمل میں آیا جس میں ضلع سکھر کے صدر حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری‘ جنرل سیکرٹری حضرت مولانا بشیر احمد‘ نائب صدر اول حضرت مولانا غلام حسین لاشاری‘ نائب صدر دوم حضرت مولانا مفتی عارف سعیدی‘ جوائٹ سیکرٹری حضرت مولانا ظفر سعیدی اور خازن جناب غلام غوث غازی کو منتخب کیا گیا۔

سندھ میں قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی

تحصیل نگر پارکر صوبہ سندھ کا پسماندہ اور غربت زدہ علاقہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں نے فنڈ کا لالچ دے کر سادہ لوح و نادار مسلمانوں کو ورغلانے کی سرگرمیاں کافی عرصہ سے جاری کر رکھی تھیں۔ قادیانیوں نے اپنے عبادت خانوں کو مسجد کی ہیئت پر بنایا اور کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کھلے عام استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں مصروف تھے۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باخبر تھی اور ان کی غیر اسلامی وغیر قانونی کاروائی کے خلاف روک تھام کرنے میں مصروف عمل تھی۔ اسی سلسلہ میں حضرت مولانا خان محمد کندھانی کو تھر علاقہ میں جماعت کا بطور مبلغ مقرر کیا گیا اور اسی وقت سے قانونی جنگ لڑنا شروع کی اور تین سال سے انتظامیہ کو درخواستیں دے رکھیں تھیں اور حق کی آواز صحرائے تھر میں دور دراز علاقہ تک قادیانیوں کے تعاقب میں لگاتے رہے۔ بالآخر ڈی‘ پی‘ او‘ نے قانون پر عمل درآمد کرواتے ہوئے ننگر پارکر کے قادیانیون کے عبادت خانوں سے شعائر اسلام کو محفوظ کروانے کا حکم جاری کیا اور علاقہ تھر میں قادیانیوں کے غیر قانونی اقدام پر نوٹس لیا۔ اس طرح الحمدللہ! شعائر اسلام کی توہین کا ارتکاب بند ہو گیا اور ساتھ ہی مرزائیت کی ارتدادی چال تار عنکبوت کی طرح ٹوٹ گئی۔ اب قادیانی صحرائے تھر کے کسی بھی کونے میں چھپ نہیں سکیں گے اور ہمیشہ کی طرح ناکامی اٹھاتے رہیں گے۔ کیونکہ یہ جہاں سارا سرور دو عالم ﷺ کی ذات گرامی کی خاطر قائم ہے اور اس میں سکہ بھی صرف محبوب خدا سچے رسول ﷺ کا چلتا رہے گا۔

ایوب میڈیکل کالج کی طالبہ کا قبول اسلام

ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد کی فائنل ائیر کی چوبیس سالہ قادیانی طالبہ نے اسلام کو پسندیدہ مذہب قرار دیتے ہوئے اسلام قبول کر لیا خطیب جامع مسجد الیاسی کے ہاتھوں اپنے درجنوں طلباء ساتھیوں کے ہمراہ مشرف با اسلام ہوئی۔ تفصیلات کے مطابق میڈیکل کالج ایبٹ آباد فائنل ائیر کی چوبیس سالہ غیر مسلم قادیانی طالبہ عقیلہ ظفر دختر ظفر احمد مرزا سکنہ ہاؤس نمبر 100 گلی نمبر 3 شکریال راولپنڈی نے اسلام کو پسندیدہ اور نجات دہندہ مذہب قرار دیتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے تاریخی جامع مسجد الیاسی میں خطیب جامع مسجد جناب قاری محبوب الرحمن قریشی کے ہاتھ پر اپنے درجنوں طلباء ساتھیوں کی موجودگی میں کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ مذکورہ نومسلم طالبہ اس

سے قبل قادیانی مذہب سے تعلق رکھتی تھیں۔ جبکہ اس کے نانا اور نانی مسلمان تھے اور اس کے والدین قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ نومسلم طالبہ عقیلہ ظفر نے اس موقع پر کہا کہ میں نے تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس دوران مذہب کے بارے میں انتہائی باریک بینی سے مطالعہ کرتی رہی۔ خاص کر قرآن مجید کا میں نے زیادہ مطالعہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز استخارہ بھی مسلسل ادا کرتی رہی۔ دوران مطالعہ اور استخارہ مجھے مختلف قسم کے خواب بھی دیکھائی دیتے رہے اور اسی دوران میں اس نتیجے پر پہنچی کہ میں اسلام کیوں نہ قبول کروں۔ یہ سوچ کر میں نے مذہب اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کر کے دین اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ میری خواہش ہوگی کہ یہ چاروں بھی اسلام قبول کرلیں۔ کیونکہ اسلام ہی ہمارا نجات دہندہ اور حقیقی مذہب ہے جس میں ہم سب کی کامیابی وکامرانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد 1984ء میں فوت ہوگئے تھے اور ہم بچپن میں یتیم ہوگئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بچپن میں میری والدہ نے میرا نکاح عبدالحنان طاہر سکنہ مظفرآباد سے کردیا تھا جو کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور ابھی میری رخصتی نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا میں اس موقع پر مذکورہ نکاح سے بھی برأت کا اعلان کرتی ہوں۔ نومسلم عقیلہ ظفر کے اسلام قبول کرنے کے بعد قانونی تقاضے پورے کرنے کے فرائض ایبٹ آباد کے ممتاز قانون دان جناب امان اللہ ایڈووکیٹ' جناب افتخار خان ایڈووکیٹ اور جناب شوکت خان ایڈووکیٹ نے سرانجام دیئے اور اس موقع پر ان کے اسلام قبول کرنے کی بعد وکلاء کے دفتر میں ان کی موجودگی میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی کے تبلیغی دورے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ڈسٹرک ساہیوال میں تبلیغی دورے کئے۔ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' ظہور مہدی علیہ الرضوان کے موضوعات پر متعدد اجتماعات میں پرمغز تقاریر کیں۔ چیچہ وطنی میں مختلف مساجد میں دروس قرآن کی تقاریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہے۔ فرنگی سامراج کے مفادات کے لئے معرض وجود میں آئی۔

ختم نبوت کانفرنس سلانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا اہتمام مدرسہ حسینیہ حنفیہ نے کیا۔ کانفرنس کی صدارت جناب قاری عبدالستار رندھاوا صاحب نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا کلیم اللہ ربانی' حضرت مولانا مفتی شاہد مسعود' حضرت مولانا خان عابد حسین اور جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر کے خطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے حیات مسیح اور مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر مفصل خطاب کیا اور قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور بنگلہ دیش میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت اور تبلیغی سرگرمیوں سے عوام کو آگاہ کیا۔

قافلہ آخرت

ادارہ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا حامد علی رحمانیؒ انتقال فرماگئے

حضرت مولانا حامد علی رحمانیؒ ولد میر علیؒ حسن ابدال ساری زندگی فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں مصروف رہے۔ ۱۹۵۳ء/ میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس کے علاوہ بھی کوئی بار گرفتار ہوئے۔ ...... کی مرکزی جامع مسجد کی خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مبلغین ختم نبوت کے ساتھ بڑی محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے ہمراہ بیانات فرمایا کرتے تھے۔ علالت کے بعد پچھلے ماہ انتقال فرماگئے۔ نماز جنازہ میں ایک لاکھ سے زائد افراد شریک ہوئے۔ سوگ میں حسن ابدال کا سارا بازار بند رہا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب شیخ الحدیث حقانیہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ حسن ابدال میں ہی اپنے والد گرامی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب مبلغ راولپنڈی نے مرحوم کے ورثاء سے تعزیت کی۔ مرحوم لااولاد تھے۔ سوگواروں میں بھائی ایک بیوہ اور بھتیجے چھوڑے ہیں۔ اللہ رب العزت مغفرت فرمائیں۔ آمین!

آہ! حافظ محمد حسین مرحوم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے نائب امیر و بزرگ رہنما جناب حافظ محمد حسین انصاریؒ عید قربان کے روز صبح تین بجے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حافظ صاحب مرحوم انتہائی نیک سیرت' ملنسار' سادہ مزاج' سچے عاشق رسول تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے اتنے پابند تھے کہ بلوغ کے بعد ان کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ تکبیر اولیٰ کے ساتھ صف اول میں شرکت ان کا زندگی بھر کا معمول رہا۔ ماہ شوال' پندرہ شعبان' یوم عرفہ اور یوم عاشورہ کے نفلی روزے کبھی ترک نہیں کئے۔ چلتے پھرتے قرآن مجید کی یومیہ دس پارہ تلاوت گویا کہ ہر تین دن بعد ختم قرآن ان کا معمول تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے گہری والہانہ محبت رکھتے تھے۔ مقامی تمام پروگراموں میں شرکت اور ان کی کامیابی کے لئے محنت فرض سمجھتے تھے۔ ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کا ریکارڈ قائم کیا۔ آخری دو سالوں میں عارضہ قلب کے باعث شرکت نہ کرسکنے کا بہت افسوس کرتے تھے۔ لیکن اس کا ازالہ اس طرح کیا کہ غریب کارکن کو خرچہ دے کر اپنے بدل کے طور پر بھیجتے تھے۔ کچے گھر میں زندگی گزار کر اسلاف کی یاد تازہ کردی۔ زندگی بھر ختم نبوت کا بیج سینے پر سجا کر رکھنا ان کی شناخت ہوگیا تھا۔ دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ عید کے روز بعد''

عصر تبلیغی مرکز ٹنڈو آدم میں حضرت مولانا احمد میاں حمادی کی امامت میں ہزاروں افراد نے نماز جنازہ پڑھی۔ قدیم قبرستان جمن شاہ میں اسودۂ خاک ہوئے۔ رب کریم ان کی قبر مبارک پر اپنی رحمتوں کی موسلا دھار بارش نازل فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا محمد سلیمان کو صدمہ

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب خطیب جامع مسجد خوشاب کے جواں سال بیٹے حضرت مولانا حزب اللہ صاحبؒ حرکت قلب بند ہو جانے سے رحلت فرمائے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ محبت اور سرپرستی فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے خوشاب حضرت مولانا کے گھر جا کر تعزیت کی اور حضرت مولانا کے بیٹے کی بلندی درجات کی دعا کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب کے بیٹے کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

میاں محمد اسماعیل کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اور گورنمنٹ ہائر سکنڈری سکول گوجرانوالہ کے سینئر ٹیچر جناب محمد ارشد کے والد جناب محمد اسماعیل صاحبؒ سو سال سے زائد عمر پا کر قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! انہیں پیپلز کالونی کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ حضرت مولانا سید اصغر حسین شاہ گیلانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی، سماجی، تعلیمی اور مذہبی حلقہ کی نمایاں شخصیات نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مجلس کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر، ضلعی سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید اور ممبر شوریٰ جناب ارشد محمود رندھاوا نے کی۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں جناب قاری محمد یوسف عثمانی، جناب حافظ محمد ثاقب، جناب حافظ شیخ بشیر احمد، حضرت مولانا عبدالقدوس عابد، جناب پروفیسر حافظ محمد انور، جناب پروفیسر اعظم نفیسی، جناب قاری محمد الیاس قادری، حضرت مولانا محمد امان اللہ قادری نے جناب محمد رشید کے والد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ ورکاں کے جنرل سیکرٹری جناب محمد یونس ربانی کے برادر نسبتی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا ہے اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی ہے۔

اظہار تعزیت

حضرت مولانا نذیر حسین مرحوم کے صاحبزادے اور حضرت مولانا حافظ مسعود احمد صاحب کے بھائی کی وفات پر حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے مدرسہ تعلیم القرآن خوشاب میں حضرت مولانا حافظ مسعود احمد صاحب سے ان کے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔

جناب حاجی محمد یعقوب صاحب کی اہلیہ اور جناب حاجی ایوب نیازی کو تسلر پرانا چوک خوشاب کی والدہ کے انتقال پر حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے ان کے گھر جا کر اظہار تعزیت کیا۔ جناب حاجی محمد ایوب نیازی کی والدہ محترمہ نیک اور صالح خاتون تھیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ان کو والہانہ محبت تھی۔ مرحومہ کے بیٹے بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دل و جان سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اکابرین ختم نبوت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے ہیں۔

قاری فداء الرحمٰن کا اظہار تعزیت

جناب قاری فداء الرحمٰن فاروقی مدرس دار العلوم عیدگاہ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ضلع لیہ کے مشہور و معروف عالم دین حضرت مولانا محمد رمضان رحمانیؒ کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

✿✿✿✿

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!!! **ادارہ**

نام کتاب : تحریک ختم نبوت میں حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا کردار
مصنف : مولانا محمد اسرائیل گڑنگی
صفحات : ۶۱
ملنے کا پتہ : مکتبہ انوار مدینہ محلہ اپر چنئی مانسہرہ

زیر نظر رسالہ حضرت مولانا محمد اسرائیل گڑنگی کا ایک مقالہ ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے تحریک ختم نبوت سے متعلق مجاہدانہ کردار کے واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ نہ سنین کی ترتیب قائم کی۔ نہ واقعات کی۔ ایک بات کو مختلف روایتوں کے ساتھ بار بار جمع کر دیا۔ طباعت اچھے ذوق کا مظہر ہے۔ قیمت درج نہیں۔

نام کتاب : شرح دیباچہ مثنوی حضرت مولانا رومؒ (المعروف رسالہ نائیہ)
مصنف : مولانا یعقوب چرخیؒ
صفحات : ۱۱۰
ناشر : جمعیت پبلی کیشنز متصل مسجد پائلٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور

اہل علم مثنوی رومیؒ کے نام سے ناواقف نہیں۔ اس شہرہ آفاق کتاب پر مقدمہ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کا شاہکار کارنامہ ہے۔ اب جناب ڈاکٹر نذیر رانجھا نے اس کا ترجمہ وحواشی لکھ کر اسے اردو دان حضرات کے لئے مفید عام بنادیا ہے۔ اس رسالہ کے تعارف پر جامع مقدمہ بھی انہوں نے تحریر کیا۔ حضرت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے اس کا دیباچہ تحریر فرمایا ہے۔ ہمارے ممدوح جناب حضرت مولانا محمد ریاض درانی نے جمعیت پبلی کیشنز قائم کر کے ایک مثالی قدم اٹھایا ہے۔ کئی گرانقدر کتب شائع کر کے انہوں نے قابل صد مبارک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کتاب کو بھی حسب سابق معیاری سطح پر شائع کیا ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق اسے سرمہ بصیرت بنائیں گے۔

نام کتاب : خطبات ادریسؒ
مصنف : حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری
صفحات : ۴۷۲
ناشر : مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

دارالعلوم دیوبند و جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے خطبات کو اس کتاب میں قلمبند کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب و عنوانات حضرت مولانا حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری نے قائم کئے ہیں۔ ابتداء میں ساٹھ صفحات پر حضرت کاندھلویؒ کی حیات و خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نبوت و رسالت' عصمت انبیاء' ولادت النبیؐ' معراج' حیات النبیؐ' خصوصیات صحابہؓ' دعوت اسلام' اسلام اور مرزائیت' اخلاص نیت' علم کی حقیقت' غرور و تکبر کا علاج' عقل کی حقیقت' نصاب تعلیم' نظریہ پاکستان ایسے عنوانات پر حضرت کاندھلویؒ کے خطبات کو جمع کر کے حضرت شاہ صاحب نے بہت بڑی علمی خدمت سرانجام دی ہے۔ حضرت کاندھلویؒ ایسے عبقری کے علوم کے شائقین کے لئے گرانقدر علمی خزانہ ہے۔

نام کتاب	:	خطبات مالک کاندھلویؒ
مصنف	:	حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری
صفحات	:	۲۸۰
قیمت	:	درج نہیں
ناشر	:	مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی علمی روایات کے امین اور جانشین تھے۔ حضرت مولانا حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری نے اس کتاب میں حضرت مولانا مالک کاندھلویؒ کی حیات و خدمات پر چون صفحات کا ابتدائیہ تحریر کیا ہے۔ عظمت قرآن' منصب نبوت و رسالت' نزول مسیح علیہ السلام' مہدی اور خروج دجال' محاسبہ اعمال' افریقہ میں اسلام' بعث بعد الموت' اکابر دیوبند اور پاکستان' معاشی مسائل اور تقسیم دولت ایسے عنوانات پر حضرت مولانا مالک کاندھلویؒ کے خطبات کو جمع کر کے اہل علم کے ذوق نظر کی تسکین کا سامان کیا ہے۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ حضرت مولانا حافظ محمد اکبر شاہ بخاری قلم و قرطاس کے ذریعہ اکابر علمائے اہل حق کے علوم کی ترویج کر رہے ہیں۔ قارئین ان دونوں کتابوں میں تسکین قلب کا بہت سامان پائیں گے۔

نام کتاب	:	رسائل ثلاثہ
مصنف	:	حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ علامہ ابن حجر مکی الہیتمیؒ
ترجمہ	:	حضرت مولانا قاری قیام الدین الحسینی
ناشر	:	الطاف اینڈ سنز پوسٹ بکس ۵۸۸۲ کراچی
ملنے کا پتہ	:	مولانا قاری عبدالرحمن رحیمی جامعہ مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے الحاوی میں دو رسائل (۱)...... العرف الوردی فی اخبار المهدی (۲)...... الا علام بحکم عیسیٰ علیه السلام! شامل ہیں۔ اسی طرح القول المختصر فی علامات

المہدی المنتظر علامہ ابن حجر مکی الہیتمیؒ کا رسالہ ہے۔ ہمارے مخدوم زادہ حضرت مولانا قاری قیام الدین الحسینی نے ان تینوں رسائل کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور خوب کیا۔ اس دور میں جبکہ سیدنا مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت سے متعلق قادیانی، رافضی، وخارجی گروہوں نے اندھیر گردی قائم کر رکھی ہے۔ اس ظلمت کدہ میں ان رسائل کا ترجمہ اذان بلالیؓ سے کم نہیں۔ قدرت کا کرم ہے کہ صدیوں بعد ان رسائل کا ترجمہ کس قدر حالات سے مطابقت رکھتا ہے۔

تعارف احتساب قادیانیت جلد یازدھم

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم، توفیق وعنایت سے ''احتساب قادیانیت'' کی گیارھویں جلد پیش خدمت ہے۔ یہ جلد جناب بابو پیر بخش لاہوری مرحوم کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہے۔ محترم جناب بابو پیر بخش صاحبؒ بھاٹی دروازہ لاہور کے رہنے والے تھے۔ گورنمنٹ کے محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔ فروری ۱۹۱۲ء میں پوسٹ ماسٹر کے عہدہ سے ریٹائرمنٹ پائی۔ آپ نے لاہور میں انجمن تائید الاسلام کی بنیاد رکھی۔ اسی نام سے ایک ماہوار رسالہ بھی شائع کرتے رہے۔ اچھرہ کی معروف فیملی میاں قمر الدین مرحوم ان کے دینی کاموں میں بہترین مددگار ثابت ہوئے۔ محترم بابو پیر بخشؒ کے انتقال کے بعد ماہنامہ تائید الاسلام کے چند شمارے شائع ہوئے۔ جن کے ایڈیٹر ہمارے استاذ محترم مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ رہے۔ محترم بابو پیر بخش صاحبؒ کی مندرجہ ذیل کتب ورسائل اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں: ۱...... معیار عقائد قادیانی ...... ۲...... بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی ...... ۳...... کرشن قادیانی ...... ۴...... مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی ...... ۵...... تفریق درمیان اولیائے امت اور کاذب مدعیان نبوت ورسالت ...... ۶...... اظہار صداقت (کھلی چٹھی بنام محمد علی وخواجہ کمال الدین لاہوری) ...... ۷...... تحقیق صحیح فی قبر مسیح ...... ۸...... قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر ...... ۹...... مجدد وقت کون ہوسکتا ہے؟

تعارف احتساب قادیانیت جلد دوازدھم

الحمدللہ! محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم، احسان وتوفیق سے ''احتساب قادیانیت'' کی بارھویں جلد پیش خدمت ہے۔ جلد گیارہ کی طرح یہ جلد بھی محترم بابو پیر بخش لاہوریؒ کی ذیل کی کتب پر مشتمل ہے: ۱۰...... الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح ...... ۱۱...... تردید نبوت قادیانی فی جواب ''النبوۃ فی خیر الامت'' ...... ۱۲...... تردید معیار نبوت قادیانی ...... یہ کل بارہ کتب ورسائل ہیں جو احتساب قادیانیت کی جلد گیارہ اور بارہ میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ (۱)...... ''کاشف مغالطہ قادیانی'' بھی ان کی طرف منسوب ہے۔ لیکن یہ انتساب غلط ہے۔ اس لئے کہ ''بابو صاحب'' اس کے ناشر تھے۔ اصل میں یہ رسالہ چوہدری محمد حسین کا مرتب کردہ ہے۔ (۲)...... ایک رسالہ: ''حافظ ایمان عن فتنۃ القادیان'' ہے۔ وہ عربی وفارسی میں ملا۔ اردو نہ مل سکا۔ اس لئے اسے شامل اشاعت نہیں کیا۔ (۳،۴)...... ان کے دو اور رسالے بھی ہیں جو ''نومبر ۱۹۲۲ء/ جون ۱۹۲۵ء'' کے ماہنامہ تائید الاسلام لاہور میں شائع ہوئے۔ افسوس کہ مطلوبہ شمارے نہ مل سکے۔ ورنہ ان کو شامل اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ کسی دوست کے پاس ہوں اور وہ فوٹو مہیا کردیں تو کسی اور جلد میں شائع کرنے کا فخر حاصل کریں گے۔ وماذالک علی اللہ بعزیز! پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس خزانہ کو محفوظ کرنے کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مستحسن اقدام!!

ملک بھر کے مدارس سے اپیل!

نئے تعلیمی سال شوال المکرم ۱۴۲۴ھ سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے عالیہ سال اول میں ’’آئینہ قادیانیت‘‘ کو شامل نصاب کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وفاق المدارس سے وعدہ کیا تھا کہ اصل لاگت پر یہ کتاب مدارس اور طلباء کو مہیا کی جائے گی۔ ’’آئینہ قادیانیت‘‘ تین صد صفحات کی کتاب ہے۔ خوبصورت مجلد رنگین ٹائٹل عمدہ کاغذ و طباعت پر لاگت قیمت پچاس روپے رکھی گئی ہے۔ مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات اور طلباء سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی مکتبہ والوں سے یہ کتاب خریدیں تو پچاس روپے سے زائد ادائیگی ہرگز نہ کریں۔ مکتبہ والوں کو ہم چالیس روپے پر یہ کتاب مہیا کریں گے۔ وہ پچاس روپے پر فروخت کریں گے۔ اس سے زائد اخلاقاً و قانوناً ممنوع ہوگا۔ مبلغین ختم نبوت سے گزارش ہے کہ وہ مدارس میں جہاں مشکوٰۃ تک تعلیم ہے۔ ان کے مہتمم حضرات سے مل کر صورت حال واضح کر دیں۔ چاروں صوبوں میں یہ کتاب ذیل کے مقامات سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست دفتر مرکزیہ ملتان سے رجوع کریں۔ مطلوبہ تعداد میں کتاب ان کو بھجوا دی جائے گی۔

۱..... مکتبہ لدھیانوی دفتر ختم نبوت مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 7780337

۲..... مکتبہ لدھیانوی نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی

۳..... مکتبہ بینات کراچی

۴..... مکتبہ بنوریہ کراچی

۵..... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوبھان روڈ لطیف آباد نمبر۲/ حیدرآباد فون: 869948

۶..... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مینارہ معصوم شاہ روڈ سکھر فون: 25463

۷..... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن ۵ حسین سٹریٹ مسجد عائشہ لاہور فون: 5862404

۸..... ادارہ ختم نبوت ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7232926

۹..... مکتبہ ختم نبوت ۸۵ سرکلر روڈ لاہور فون: 7232926

۱۰..... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ فون: 215663

۱۱..... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکان نمبر/ بی۔۱۱۵۹/ گلی نمبر۴۹/۳/۱/۹/G اسلام آباد فون: 2829186

۱۲..... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ سکول روڈ کوئٹہ فون: 841995

۱۳..... ادارہ تالیفات اشرفیہ نزد چوک فوارہ ملتان فون:

ملک بھر کے ختم نبوت کے دفاتر سے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر رجوع کریں۔

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی نرخ

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: -/150	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: -/75	خاتم النبیین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/70	تحفہ قادیانیت جلد اول مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150
تحفہ قادیانیت جلد دوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد سوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد چہارم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد پنجم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150
احتساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: -/100	احتساب قادیانیت جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد چہارم حضرت کشمیریؒ حضرت تھانویؒ حضرت عثمانیؒ حضرت میرٹھیؒ قیمت: -/125
احتساب قادیانیت جلد پنجم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ششم قاضی سلیمان منصورپوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ہفتم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ہشتم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125
احتساب قادیانیت جلد نہم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد دہم مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ قیمت: -/125	قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: -/100	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: -/50
قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: -/50	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: -/100	سوانح مولانا تاج محمودؒ صاحبزادہ طارق محمود قیمت: -/80	رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعود قیمت: -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600' احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

ختم نبوت زندہ باد — انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ﷺ — پاکستان پائندہ باد

25 مارچ 2004 بروز جمعرات بعد از عشاء

بمقام جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت: پیر سید نفیس الحسینی شاہ صاحب

شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد صاحب

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب

حضرت مولانا احسان احمد صاحب

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب — سرپرست اعلیٰ تنظیم اہل سنت پاکستان

خطیب العصر علامہ سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب — مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب — سجاول

حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب

محمد نور — قاری محمد حنیف جالندھری — محمد جمیل خان — شہاب الدین

محمد اشرف — طارق محمود — عبداللہ محمد قاسم — محمد اکرم طوفانی

اللہ وسایا — عبدالماجد — خدا بخش — بشیر احمد

محمد اسماعیل — سلطان محمود ضیاء — عبدالحی مجاہد — عبدالواحد

حاجی حبیب الرحمن / خورشید عباس — محمد عارف خان — شیخ عبدالغفار — محمد اسلم / حاجی گلشا خان

26 مارچ خطبہ جمعہ

استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیان قبل از جمعہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی

شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

شعبہ نشر و اشاعت — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ — فون 514122